Patshala

Sri S... Patshala

Drain... ...shmir

اوم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

رہنمائے یاترا

شری سوامی امرناتھ جی

مصنفہ

پنڈت دینا ناتھ وارکو شاہد

[illegible] کدل سرینگر کشمیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈیڈیکیشن

ہدیۂ اہل قلم باشد کتاب
برگ سبز است تحفۂ درویش
کتاب ہذا

بندہ خاکسار بکمال ادب و انکسار۔ بحیثیت رعیتِ جاں نثار

بطور

تحفۂ ناچیز وہدیہ محقر

حضور پر نور فیض گنجور

ہز ہائنس شری راج راجیشور مہاراجہ ادھیراج سر ہری سنگھ جی بہادر
اندر مہندر بہادر سپر سلطنت انگلشیہ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای
کے۔ سی۔ وی۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی

والئے ریاست جموں وکشمیر

کے

نام نامی اور اسم گرامی پر
دلی محبت۔ عقیدت اور وفاداری کے ساتھ
بتقریب جشن ہمایوں راج تلک حضور ممدوح الشان کنورستان
معنون کرتا ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنمائے یاترا شری سوامی امرناتھ جی

مصنفہ

پنڈت دیناناتھ واریکو شاہدرابی یار جبہ کدل سرینگر

معنون کردہ

باسم گرامی سرحضور مہاراجہ بہادر والئے ریاست جموں و کشمیر

بتقریب

سعید جشن راج تلک حضور ممدوح الشان

کشورستان

سمت ۱۹۸۴ بکرمی مطابق ۱۹۲۷ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈیڈیکیشن

ہدیۂ اہل قلم باشد کتاب
برگ سبز است تحفۂ درویش
کتاب ہذا

بندہ خاکسار بکمالِ ادب و انکسار۔ بحیثیت رعیتِ جاں نثار

بطور

تحفۂ ناچیز و ہدیہ محقر

حضور پرنور فیض گنجور

ہزہائنس شری راج راجیشور مہاراجہ ادھیراج سر ہری سنگھ جی بہادر
اندر مہندر بہادر سپر سلطنت انگلشیہ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای
کے۔ سی۔ وی۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی

والئے ریاست جموں و کشمیر

کے

نام نامی اور اسم گرامی پر
دلی محبت۔ عقیدت اور وفاداری کے ساتھ
بتقریب جشن ہمایوں راج تلک حضور ممدوح الشان کشورستان
معنون کرتا ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنمائے یاترا شری سوامی امرناتھ جی

مصنفہ

پنڈت دینا ناتھ واریکو شاہدرابی یارجبہ کدل سرینگر

معنون کردہ

باسم گرامی سرحضور مہاراجہ بہادر والیٔ ریاست جموں و کشمیر

بتقریب

سعید جشن راج تلک حضور ممدوح الشان

کشورستان

سمت ۱۹۸۳ بکرمی مطابق ۱۹۲۷ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نذر

مکرمی جناب پریزیڈنٹ صاحب انتظامیہ کمیٹی سری سناتن دہرم ودیالہ درابی یار

تسلیم - میں اپنی پہلی تصنیف موسوم بہ "رہنمائے یاترا شری سوامی امرناتھ جی" کے پہلے ایڈیشن کا حق تصنیف نہایت عقیدتمندی کے ساتھ سناتن دہرم ودیالہ درابی یار کے نذر کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ کمیٹی راقم کے اس ہدیۂ محقر کو منظور فرماکر راقم کو ممنون کریگی۔ راقم کتاب کو فی الحال اپنی لاگت پر شائع کرائیگا۔ جو بعد میں عوایدسے وضع کرکے وصول کی جائیگی۔ جواباً مطلع فرمائیں۔ باعث مشکوری ہوگا۔ تحریر ۲۰ ماگھ سمت ۱۹۸۳

آپ کا پریمی
شاہد

جواب

شریمان پنڈت دیناناتھ جی واریکو شاہد۔

جے دہرم کی - کمیٹی ہذا آپ کی تہ دل سے ممنون ہے۔ کہ آپ نے اپنی ایک پہلی اور پاک تصنیف کو نہایت ہی فراخ دلی کے ساتھ ایک دہارمک ودیالہ کے نذر کرکے اپنی سچی عقیدتمندی کا ثبوت دیا ہے - کمیٹی آپ کی اس قربانی کو استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور یہ چاہتی ہے۔ کہ آپ ہمیشہ سناتن دہرم کے پاک اصولوں پر عمل پیرا ہوکر پھلیں پھولیں۔

آپ کا داس، اے - سی کارہو
پریزیڈنٹ سناتن دہرم ودیالہ درابی یار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رائیں اور شکریہ

(۱)

از جناب پنڈت نند لال کول صاحب طالب ایم اے۔ ایم۔ او ایل منشی فاضل۔ ادیب فاضل وغیرہ وغیرہ

پنڈت دینا ناتھ واریکو صاحب شاہد کاشمیری کی تصنیف موسوم بہ "رہنمائے یاترا" میری نظر سے گزری۔ اس میں سری امرناتھ جی یاترا کے حالات بالتفصیل لکھے گئے ہیں۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ یہ اس قسم کی پہلی کتاب ہے۔ جو ایسے مضمون پر لکھی گئی ہے۔ اور یاتریوں کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتی ہے

اس قسم کے گائڈ بک کی ضرورت نہ صرف یاتری بلکہ غیر ملکی سیاح بھی مدت سے محسوس کر رہے تھے۔ پنڈت صاحب نے اس ضرورت کو رفع کرنے میں جس قدر عرق ریزی اور جانفشانی سے کام لیا ہے قابل داد ہے یاترا کی وجہ تسمیہ۔ اس کا اہتمام۔ مختلف مقامات کی مشکلات و ضروریات سرکاری انتظام۔ عارضی بازار کا نرخ نامہ۔ مناظر قدرت کا بیان۔ یاتریوں کے لئے ہدایات اور دیگر ایسی باتیں جو یاتریوں یا سیاحوں سے متعلق ہیں وضاحت اور دلچسپی سے بیان کی گئی ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ یہ کتاب عام و خاص میں قبولیت حاصل کریگی۔ سرینگر ۳ فروری ۱۹۲۶ء

(۲)

از جناب پنڈت دینا ناتھ صاحب چکن مست ایڈیٹر اخبار صبح کشمیر لاہور

مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہمارے معزز دوست پنڈت دینا ناتھ جی داریکو نے ایک کتاب موسومہ "امرناتھ جی کی یاترا" تصنیف کی ہے۔ اس یاترا کے دوران میں جتنے روح پرور اور قابل دید مقامات اور تیرتھ آتے ہیں۔ ان کے دلچسپ تواریخی حالات مندرج ہیں۔ کتاب بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ جیسے سناتن دہرمی دنیا میں خاص وقعت کی نظروں سے دیکھا جائیگا۔ اور جو حضرات تیرتھ یاترا کو فضول اور بے معنی سمجھتے ہیں۔ ان پر اس کتاب کے مطالعہ سے تیرتھ یاترا کے فوائد کی حقیقت کھل جائیگی۔ آپ نے اپنی یہ سب سے پہلی تصنیف مہاراجہ بہادر سر ہری سنگھ والئے جموں وکشمیر کے نام نامی پر معنون کی ہے۔ اور آنے والے جشن راج تلک پر اسے حضور کی خدمت عالی میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ کتاب واقعی اس قابل ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں سناتن دہرم کے سب سے مشہور شاہی خاندان کی نذر کی جائے۔

(۳)

ترجمہ انگریزی چٹھی نمبر ۵۴۴ آر۔ ٹی مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء
منجانب سکرٹری راج تلک کمیٹی

جناب من

حسب الارشاد ہز ہائنس مہاراجہ بہادر آپ مطلع رہیں۔ کہ حضور ممدوح آپ کے نذر کردہ مسودہ کتاب بطور مبارکباد دی اور آپ کی نیک خواہش بموقع سعید جشن راج تلک کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں

دستخط:۔ جگت رام
سکرٹری راج تلک کمیٹی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

Yatra on despite attack

Route to Holy Amarnath Cave

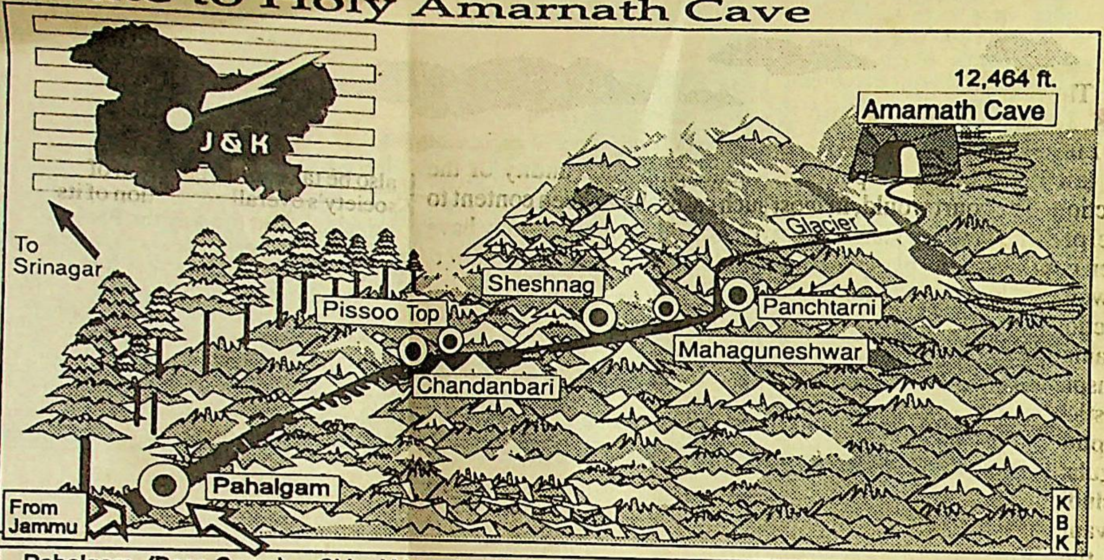

Pahalgam (Base Camp): Chhari Mubarak will be taken to holy Amarnath Cave from here.

Continued from page 1 col. 4

made for the pilgrimage would remain in place even if the "threat of disruption of the pilgrimage is withdrawn by the militant outfits". They, however, termed the Hizb statement as a positive sign.

Amidst chants of "Jai Bhole Shanker", "Jai Bamb Bhole", the pilgrims boarded the chartered buses and taxis and hurtled on towards Udhampur, where an Army convoy led the pilgrims vehicles for this onward journey. While half the 900 pilgrims, mostly from Delhi and Punjab, stayed back at Ramban overnight, others left for Pahalgam.

PILGRIM IN ANANTNAG: Sources from Anantnag told HTC on the telephone that the pilgrims have reached Pahalgam. The town was wearing a deserted look when the pilgrims' buses rolled into the picturesque township. From Pahalgam the pilgrims start 49-km mountainous trek for the shrine.

"Everything passed off smoothly", a senior police officer said. He said: "So far everything has been good". He, however, hesitated to hazard a guess whether the things would remain same for the next fortnight till the pilgrimage continues.

The Hizb statement has asked the other militant outfits that the "ban" be lifted as the main demand to lift the bunkers around the Hazratbal Shrine has been met. Regarding other demands, the Hizb has suggested that a common strategy could be worked out at a later stage after consultations.

If the ban is lifted, it would help the local people, traders and hoteliers, ponywallahs and porters to get back into the business. This would also restore to the pilgrimage its traditional colour of communal harmony.

In fact, the militants have been flooded by public appeals as also appeals by various political groups to lift the ban and demonstrate the goodwill and traditional communal harmony of the Kashmiris towards the members of other religions. The first appeal was made immediately after the bunkers were lifted on Aug. 6 morning by the All-Parties Hurriyat Conference (APHC), followed by the Jamait-i-Islami. Even JKLF president Yasin Malik had appealed to Harkart-ul-Ansar to lift the ban.

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمہید

سری سوامی امرناتھ جی کا تیرتھ کشمیر کے دیگر تمام تیرتھوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اور تیرتھوں کی طرح اس تیرتھ کا کوئی ہمسر متبرک مقام تمام بھارت ورش میں نہیں پایا جاتا۔ اس تیرتھ کی یاترا کو ہر سال مختلف دیار و امصار سے اہل ہنود یاتری عموماً اور مختلف پنتھوں کے سادھو مہاتما خصوصاً آتے رہتے ہیں نیز غیر ہند سیاح خصوصاً یورپین اصحاب ہر سال اس طرف کے علاقہ کی سیر کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کے اطراف و اضلاع کا قدرتی نظارہ قابل دید ہے۔ اہل ہنود میں اس تیرتھ کی بڑی عظمت پائی جاتی ہے مسلمانوں کے لیئے مکہ شریف جس قدر متبرک ہے۔ اس سے زیادہ اہل ہنود میں اس تیرتھ کی اہمیت ہے۔

یہ تیرتھ کشمیر کے دار السلطنت شہر سرینگر کے شمال مشرق کی طرف کیلاش پربت کے دامن میں واقع ہے۔ یہاں ایک حیرت انگیز گپھا میں امرشیور کا اعجاز نما لنگ خود بخود یخ بستہ برف سے تیار شدہ پایا جاتا ہے جو چاند کے ساتھ ساتھ برابر بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ اگرچہ لنگ کے درشن ہر وقت اور ہر موسم میں ہو سکتے ہیں۔ مگر علاقہ برفانی ہونے کے باعث راستہ عموماً ہاڑ اور بہادوں کے درمیان ہی قابل عبور ہوتا ہے۔ یاترا ماہ ساون کے شکل پکھش یعنی چاندنی حصہ میں ہوا کرتی ہے۔ یہ تیرتھ سچ مچ سناتن دھرم کی عظمت کا ایک زندہ اور زبردست ثبوت ہے۔ یاترا کے علاقہ میں دیگر کئی مقدس مقامات ہیں۔ یاتریوں کیلئے ہر طرح کا انتظام والیء ریاست جموں و کشمیر کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔ سرینگر سے امرناتھ جی جانے کے کئی مختلف راستے ہیں۔ اس علاقہ کا اکثر حصہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پہاڑی اور برفانی ہے۔ یاترا میں تقریباً ۱۴ روز صرف ہوتے ہیں

اس تیرتھ کی وجہ سے کشمیر کے اُتم دیش میں چار چاند لگ گئے ہیں
موجودہ زمانہ میں سناتن دھرم سے منحرف شدہ لوگ بھی اس تیرتھ
پر آکر پرماتما کی اگادھ مایا دیکھکر سر تسلیم خم کر لیتے ہیں۔ بلکہ غیر ہندو دل
کے دماغ بھی جھک جاتے ہیں۔ یہ وہ تیرتھ ہے۔ جہاں شری مہادیوجی
نے پاربتی جی کو اپنے مکھار بند سے امرکتھا یعنی ذریعہ نجات کی داستان
بتائی ہے۔ یہ وہ اُتم استھان ہے۔ جہاں بھولاناتھ مہاراج نے دیوتاؤں
کو امرتینی زندہ جاوید کیا ہے۔ اس یاترا کا مہاتم اگادھ بیان کیا گیا
ہے۔ مختلف مصنفوں نے کشمیر کے حالات قلمبند کرتے ہوئے اس تیرتھ
کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس تیرتھ کی عظمت اور اہمیت کی
شان میں ایک سنسکرت پستک موسوم بہ "امرناتھ مہاتم" تصنیف شدہ ہے
تیرتھ سنگرہ۔ بھرنگی سمہتا اور نیلمت پران میں بھی اس تیرتھ کا حال
خصوصیت کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے

کتاب ہذا میں اس مقدس ترین تیرتھ کی یاترا کا مفصل حال یاتریوں
کی رہنمائی کی غرض سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ اس رہنما کی بدولت یاتریوں
کو ضروریات و ہدایات کی نسبت پیشتر از پیش ہی واقفیت حاصل ہو
اور انہیں یاترا میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ یہ رہنما
اُن کے لئے ہر طرح سے باعث آسائش اور موجب آرام ثابت ہو۔ اس کتاب
میں یاترا کی ضروریات تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اور یاتریوں کیلئے
ضروری اور مناسب ہدایات درج کئے گئے ہیں۔ یاترا کے ہر مقام اور گرد و پیش
کی قابل دید جگہوں کے جغرافیکل اور تواریخی حالات کے ساتھ ساتھ
یاترا کے متبرک مقامات کی وجہ تسمیہ اور عظمت بھی قلمبند کی گئی ہے اور
لدر ویلی کے خوشنما مناظر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے امرناتھ گپھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور امرنیشور لنگ کا حال اور مہاتم وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یاترا کے دوران میں جن جن تکالیف کے پیش آنیکا اندیشہ ہے۔ اُن کے ذرائع انسداد کا ذکر بھی پوری طور پر کیا گیا ہے۔ کشمیر گورنمنٹ کے قابل تحسین انتظام کی تفصیل درج کئے جانے کے علاوہ یاترا کے عارضی بازاروں کا نرخنامہ بھی اوسطاً مرتب کرکے شامل کیا گیا ہے۔ بار برداری کے بندوبست پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے کرایہ کا نرخ بھی اوسطاً دیا گیا ہے۔ مختلف پڑاؤں کی درمیانی مسافت اور مختلف مقامات کا ارتفاع سرکاری یا مسٹر نکلی ٹیبل کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ سرینگر سے یاترا کے مختلف راستوں کا حال بھی مشرح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یاترا کی روانگی قیام اور واپسی کا حال بقید وقت درج کیا گیا ہے۔ ہر مقام کے حالات کی تحت میں وہاں کی پیداوار صنعت و حرفت۔ آب و ہوا کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے علاوہ اس کے مختلف یوروپین۔ امریکن۔ ڈچ اور جاپانی سیاحوں کی رائیں بھی قلمبند کی گئی ہیں۔ فخر بھارت سوامی رام تیرتھ جی نے اس اُتم یاترا کی ہر پہلو سے داد دیتے ہوئے جن قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی مختصر طور پر ساتھ ساتھ حوالہ قلم کئے گئے ہیں غرض حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ یہ رہنما ہر طرح سے مکمل ہوتا کہ یہ کتاب حقیقی معنوں میں یاتریوں کی پوری رہبری کر سکے اور اسکی بدولت ایسی دشوار گزار یاترا بھی پوری آسان ثابت ہو۔ یہاں تک کہ اگر گھر بیٹھے ہی اس راہنما کا مطالعہ کیا جائے۔ ساری یاترا کا حال چشم تصور کے سامنے پیش ہو کر مانند یاترا کا فائدہ ملے۔ البتہ بمصداق اس امر کے کہ بشر ہے خطا کا پتلا ہے۔ کسی قسم کی غلطی کا سرزد ہونا ناممکن نہیں۔ امید ہے کہ ناظرین باتمکین چشم پوشی فرمائینگے۔ بلکہ راقم کو اطلاع بخشیں گے تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کے مطابق تصحیح کی جائے۔ دینا ناتھ وارکو شاہد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیباچہ

جب سمبت ۱۹۸۱ بکرمی میں راقم نے اس یاترا کی کسی رہنمائی کتاب کی تلاش کی تاکہ یاترا کے حالات، ہدایات اور ضروریات کی نسبت واقفیت حاصل ہو جائے۔ تو ایک چھوٹی چند ورقہ پمفلٹ موسوم بہ "امرناتھ درشنا" کے سوا جو سوامی سرسوتی گیر جی "سابقہ مہنت شری امرناتھ جی نے تصنیف کی ہے۔ کوئی اور شائع شدہ راہنما دستیاب نہ ہو سکی۔ راقم نے اس وقت ایسی اہم اور مشہور یاترا کی رہنما کی اشد ضرورت محسوس کی۔ جناب پنڈت نرنجن ناتھ صاحب گنجو شوق سب اسسٹنٹ سرجن نے جو یاترا میں راقم کے ہمراہ تھے۔ یہ تحریک کی کہ راقم خود اس کام کو ہاتھ میں لیکر ایک اہم ضرورت کو پورا کرے۔ راقم صاحب موصوف کا تہ دل سے ممنون ہے کیونکہ یہ پنڈت صاحب کی تحریک نیک کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اس یاترا کی رہنما معزز ناظرین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

راقم پہلگام سے یاترا کا عزم کر کے روانہ ہوا۔ اور ساتھ ساتھ تمام راستہ کے حالات مختصر طور پر نوٹ بک میں قلمبند کرتا گیا۔ مقامی باشندوں، مٹن کے پنڈا صاحبان اور دیگر واقف اصحاب سے حالات کے دریافت کرنے میں کافی مدد لی گئی۔ اور خود یاتریوں کی مشکلات و ضروریات ساتھ ساتھ دیکھی گئیں خوش قسمتی سے راستے میں ایک مدراسی سادھو سوامی آنند سروپ جی مہاراج سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مانیہ ور سوامی جی نے یاترا میں راقم کے ہمراہ رہ کر کافی سے زیادہ مدد دی جس کے لئے سوامی مہاراج کا دلی شکریہ بجا لایا جاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دلچسپی پر نوٹ بک سے حالات نقل کر کے سلسلہ وار اخبار صبح کشمیر لاہور میں شائع کرائے گئے۔ اور بعد میں کل حالات اخبار رنبیر جموں کو برائے اشاعت بھیج دیئے گئے۔ یہ اخبار راقم کے نام مفت جاری ہوتے رہے۔ حالات کو ایک راہنمائی کتاب کی صورت میں شائع کرنے سے پیشتر یاترا کے مختلف مقامات کی نسبت تواریخی اور جغرافیکل حالات دریافت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

چنانچہ اسی غرض سے (۱) راج ترنگنی اردو مترجمہ ٹھاکر اچھر چند شاہپوریہ (۲) ڈیوک صاحب کی کشمیر گائڈ (۳) لارنس صاحب کی ویلی (۴) ڈاکٹر نیو صاحب کی ٹورسٹس گائڈ (۵) وگنی صاحب کی ہینڈ بک (۶) انس صاحب کا سفرنامہ کشمیر (۷) کلیٹ صاحب کی وزیٹرس گائڈ (۸) ہمبرگ صاحب کی کشمیر پیپر (۹) جغرافیہ جموں و کشمیر مصنفہ جناب پنڈت آنند کول صاحب باموزی ریٹائرڈ پریذیڈنٹ میونسپلٹی (۱۰) سکاوٹ اکوز کی چارمس آف کشمیر اور (۱۱) قلمی تواریخ مصنفہ شہر کشمیر پنڈت ہرگوپال کول صاحب خستہ مرحوم کا مطالعہ کیا گیا۔ شری یان گورو گوبند جی برارو نے اس کے بعد راقم کو امرناتھ مہاتم کی کتھا سنا کر کرتارتھ کیا۔ چنانچہ اس کے مطابق امرناتھ جی اور مختلف تیرتھوں کا مہاتم بھی حالات میں شامل کیا گیا ہے۔ شری یان جی کا بھی راقم شکرگزار ہے۔ جنکی کتھا سے حالات کی یہ کمی پوری ہو سکی۔

جناب پنڈت دینا ناتھ صاحب چکن مست ایڈیٹر صبح کشمیر لاہور نے کتاب کی ترتیب میں راقم کو پوری مدد دی۔ ان کی مہربانی کا بھی دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جناب پنڈت منوہر لعل صاحب ٹکو ہیڈ کلرک چیف میڈیکل آفس کا بھی راقم کچھ کم ممنون نہیں جنھوں نے کئی بار کی یاترا کے تجربہ کی باتیں بتا کر حالات کو مکمل بنانے میں راقم کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہاتھ بٹایا۔ بعد میں فخرِ قوم جناب پنڈت نند لال کول صاحب طالب ایم اے۔ ایم۔ او ایل منشی عالم ادیب فاضل نے کتاب کی تصحیح فرمائی۔ اور کتاب ہذا کی نسبت اپنی اظہار رائے سے راقم کو مرہونِ منت فرمایا جناب پنڈت صاحب موصوف کی اس مہربانی کا راقم تہِ دل سے شکر گزار ہے۔ جنکی حوصلہ افزائی کے باعث ہی حالات شائع ہونے کے قابل ہو سکے۔

اس کتاب کے مکمل طور پر طباعت کے لئے تیار ہونے کے وقت چونکہ سر حضور سری سنگھ جی بہادر اندر مہندر سپر سلطنت انگلشیہ والئے ریاست جموں وکشمیر کے سعید راج تِلک کا جشن ہمایوں عنقریب تھا موقع کو غنیمت جانکر بحیثیت ایک وفادار رعیت کے اپنی راج بھگتی کا ثبوت دیتے ہوئے کتاب ہذا کو گردوں مدار جم اقتدار سری سرکار والا مدار ممدوح الشان کے مبارک نام نامی کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ اور مسودہ راج تلک کے مبارک جشن پر سرحضور کی پیشگاہ میں بطور ہدیہ احقر کے گزارش کیا گیا۔ لہذا کتاب اِسی خوشنودی کی تقریب میں شائع کی گئی۔

دینا ناتھ وار یکو شاہد

۱۵ ماگھ سمت ۱۹۸۲

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب
۱	یاترا
۲	وجہ تسمیہ اور مہاتم
۳	پڑاؤ اور انکی درمیانی مسافت
۴	ضروریات
۵	نرخ نامہ بازار یاترا
۶	باربرداری
۷	انتظام سرکاری
۸	ہدایات
۹	یاترا کی روانگی
۱۰	سرینگر سے مٹن
۱۱	مٹن
۱۲	مٹن سے عیش مقام
۱۳	عیش مقام
۱۴	عیش مقام سے پہلگام
۱۵	پہلگام
۱۶	پہلگام سے چندن واری
۱۷	چندن واری
۱۸	چندن واری سے وادجن
۱۹	وادجن
۲۰	وادجن سے پنجترنی
۲۱	پنجترنی
۲۲	پنجترنی سے امرناتھ جی بہیرو گھاٹی کے راستہ سے
۲۳	امرناتھ گپھا اور امرشیولنگ
۲۴	یاترا کی واپسی
۲۵	امرناتھ جی سے پنجترنی ست سنگ کے راستے
۲۶	پنجترنی سے استان مرگ
۲۷	استان مرگ
۲۸	استان مرگ سے چندن واری
۲۹	چندن واڑی سے سرینگر
۳۰	بجبہاڑہ کا راستہ
۳۱	بجبہاڑہ سے گنیش بل
۳۲	گنیش بل سے نودل
۳۳	نودل تیرتھ
۳۴	سونمرگ کا راستہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یاترا

کشمیر جنت نظیر جس کو "تحت سر وکھو میا تو" یعنی تیرتھوں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ جن مقدس مقامات کی وجہ سے نہ صرف بھارت ورش بلکہ تمام دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ ان میں سب سے اعلےٰ ترین تیرتھ شری امرناتھ سوامی کا ہے۔ جس کی یاترا کو ہر سال ہندوستان کے کونہ کونہ سے ہر طبقہ و ہر خیال کے اہل ہنود ہزاروں کی تعداد میں کیا سادھو۔ اور کیا گرہستی بلکہ راجے مہاراجے بھی آتے ہیں۔ یہ تیرتھ مثل اور تیرتھوں کے تمام بھارت ورش میں اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ غیر ہندو خصوصاً یورپین اصحاب اس علاقہ کے گرد و پیش کے فطر فریب مناظر کے باعث نہایت شوق سے اس طرف کی سیر کرتے رہتے ہیں۔ یاترا کے راستے میں اور بھی کئی تیرتھ ہیں جنکی وجہ سے یہ یاترا ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

یہ مقدس مقام شہر سرینگر سے شمال مشرق کی طرف تقریباً ۸۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں ایک گپھا میں شری امرناتھ جی کا اعجاز نما لنگ ہے۔ یاتریوں کی تعداد ہر سال چار ہزار سے پانچ ہزار تک ہوا کرتی ہے جن میں سے تقریباً چوتھا حصہ سادھوؤں کا ہوتا ہے۔ یاترا ساون کے مہینے میں لگتی ہے۔ اور لنگ کے درشن رکھڑی کے مبارک تیوہار کے روز ہوتے ہیں۔ یاترا میں ہر قسم کا انتظام کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔ بار برداری کے لئے سرکاری ٹھیکہ دار مقرر ہوتے ہیں اور اشیاء خوردنی و دیگر ضروریات کے بندوبست کے لئے بھی ہر پڑاؤ پہ سرکاری طور پر عارضی بازار لگتے ہیں۔

امرناتھ جی جانے کے دو خاص راستے ہیں: ایک سونمرگ کی راستہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور دوسرا پہلگام کا۔ موخرالذکر راستہ کے بھی دو حصے ہیں۔ اول بجبہاڑہ کا اور دوئم مٹن کا۔ سونمرگ کا راستہ عموماً ہاڑھ اور ساون ہی میں قابل عبور ہوتا ہے۔ اور پہلگام کا راستہ ماہ ہاڑ اور بھادوں کے درمیان قابل گذر ہوتا ہے۔ سونمرگ کا راستہ بال تل تک صاف اور آسان ہے۔ اور آگے برفانی گھاٹیوں کی اُترائی اور چڑھائی ہے۔ اس راستہ سے صرف سیاح لوگ ہی اور وہ بھی قلیل تعداد میں جایا کرتے ہیں۔ بجبہاڑہ کا راستہ بجبہاڑہ کے مقام پر علیحدہ ہو کر گنیش بل کے مقام مٹن کے راستہ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ یہی راستہ پہلے پہل یاترا کا اصلی راستہ تھا۔ مگر اب بہت تھوڑے یاتری اس طرف سے جایا کرتے ہیں۔ مٹن کا راستہ عموماً پہلگام تک صاف اور ہموار ہے۔ آگے چندن واڑی تک کسی قدر مشکل ہے۔ پھر آگے امرناتھ جی تک کئی گھاٹیاں آتی ہیں جنکو عبور کرنا ہوتا ہے۔ یہ راستہ یاترا کا عام راستہ ہے۔ اور سرکاری انتظام بھی اسی طرف کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ بیرونی شہروں کے یاتری اسی راستہ کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اس راستہ میں پانی کئی ایک گھاٹیوں کے سوا ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ لکڑی صرف چندن واڑی تک مل سکتی ہے۔ آگے خشک جھاڑیاں جلانے کے کام آتی ہیں۔

یاترا کی چھڑی کے کئی مہنت صاحبان مقرر ہیں۔ جو چڑھاوے کے تیسرے حصے کے مالک ہوتے ہیں۔ اس تیرتھ کے لئے مٹن کے خاص پروہت پنڈہ صاحبان کی حیثیت میں مقرر ہیں۔ ان کو بھی چڑھاوے کا تیسرا حصہ ملتا ہے۔ مسلمان ملک لوگوں کو جنکی نہ معلوم کس پشت کے آباؤ اجداد نے یاترا کا راستہ صاف کیا تھا۔ باقی ماندہ تیسرا حصہ دیا جاتا ہے۔ لیکن دراصل ان لوگوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی عقیدت کا چڑھاوا ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دینا جائز ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرکار کی طرف سے سادھوؤں کے آرام و آسایش کے سامان حتی الامکان محکمہ دھرم ارتھ کے ذریعہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ یاتریوں کے معالجہ کے لئے سرکاری شفاخانہ یاترا کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ اور پولیس کا انتظام بھی خوب ہوتا ہے۔

پہلگام کی طرف سے یاترا کا اکثر حصہ کشمیر کی مشہور اور پرفضا لدر ویلی میں شامل ہے۔ جو اننت ناگ سے پہلگام تک تقریباً ۲۲ میل کے فاصلہ پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ دریائے لدر کے اس علاقہ میں سے گزرنے کی وجہ سے یہ اس نام سے مشہور ہے۔ اس ویلی کے قدرتی نظارے کے لطف سے یاترا کی شان دوبالا ہوتی ہے۔ سربفلک پہاڑوں۔ گنجان جنگلوں۔ خوشنما گلیشروں۔ قابل دید سبزہ زاروں۔ خودرو پھولوں کی دلکش کیاریوں۔ دریائے لدر کی روانی۔ خوشنما اور شیریں چشموں۔ یخ بستہ برف کے بلوریں تختوں۔ شیش ناگ کے دلچسپ منظر۔ پہلگام اور عیش مقام کے فرحت افزا مقامات۔ بومزو۔ اونتی پورہ مارتنڈ سالیشور اور پاندریٹھن کے عالیشان کھنڈرات کے باعث یہ یاترا نہایت ہی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ لوگ کئی دفعہ یاترا کر کے بار بار جانے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں طرح طرح کی جڑی بوٹیاں ملتی ہیں جن کے متلاشی ہر سال اس یاترا کو آتے رہتے ہیں۔

پہلگام سے آگے فرسلن ہی تک زمین مزروعہ ہے۔ اور آگے آبادی کا بھی نام ونشان نہیں ملتا۔ واوجن سے آگے استان مرگ تک درختوں کا بھی کہیں پتہ نہیں چلتا۔ آب و ہوا پہلگام تک فرحت بخش اور روح افزا ہے۔ اور پھر آگے سردی کی شدت زیادہ ہوتی جاتی ہے پانی عموماً ہر جگہ شیریں اور ہاضم ہے۔ واوجن سے آگے بعض اوقات برف بھی پڑا کرتی ہے اور کبھی کبھی بارش بھی آجایا کرتی ہے جو یاتریوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے لئے اکثر خطرناک ہوتی ہے ۔موسم میں اتفاقیہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں
اشیاء خوردنی کے علاوہ یاتریوں کے لئے کافی اور گرم بستر اور پوشش کا ہمراہ
ہونا ضروری ہے ۔مختلف مقامات پر قیام کرنے کے لئے خیموں اور چھولداریوں
کی ضرورت رہتی ہے ۔مرد گھوڑوں پر اور مستورات ڈولیوں میں سفر
طے کرلیتی ہیں ۔سادہو اور عقیدت مند یاتری پیدل جایا کرتے ہیں ۔
جاتی دفعہ مٹن تک عموماً اور پہلگام تک خصوصاً یاتری آگے پیچھے نکل کر
مل جاتے ہیں ۔مگر واپسی پر ایسی کوئی پابندی نہیں ۔

یاترا کی چھڑی سرینگر دشنامی اکھاڑہ سے روانہ ہوجاتی ہے ۔
سادہو لوگ عموماً چھڑی کے ساتھ ساتھ ہی چلتے ہیں ۔اور عام یاتری
اس کے دو تین دن بعد روانہ ہونا شروع کرتے ہیں ۔اور پورنماشی
کے دن امرناتھ جی پہنچ کر ان کو امرشیو لنگ کے درشن حاصل ہوتے ہیں
یہ لنگ چندرما کے ساتھ ساتھ بڑہتا اور گھٹتا رہتا ہے ۔چنانچہ اس
روز پورنماشی کے چاند کی طرح مکمل ہوتا ہے ۔جاتی دفعہ چونکہ یاتری ایک
ایک پڑاؤ کو طے کرکے مختلف تیرتھوں سے ہوکر جاتے ہیں ۔کل آٹھ
یا دس دن میں منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں ۔مگر واپسی پر صرف
تین یا چار روز میں تمام سفر طے کرلیتے ہیں ۔بیرونی شہروں سے یاتری
لوگ قبل از روانگی یاترا کشمیر میں وارد ہوتے ہیں ۔سادہوؤں کے
قیام کے لئے سرینگر میں درگاناگ ۔مندر باوا دہرم داس ۔نرائن مٹھ
رام باغ اور دشنامی اکھاڑہ کے مقامات مخصوص ہیں ۔یاترا میں
ہر پڑاؤ پر جہاں چھڑی ٹھہرتی ہے ۔امرناتھ مہاتم کی کتھا سنائی جاتی
ہے ۔اور سادہوؤں کو دودھ ۔لکڑی اور بھوجن دیئے جاتے ہیں
قیام گاہوں پر سادہو لوگ ایک اکھاڑہ بناکر بیٹھ جاتے ہیں ۔اور
رات کو بھگوت بھجن میں مگن رہکر وجد و سماع کا وہ سماں باندھ دیتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ کہ وہاں سے اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یاترا سے واپس ہونے پر بھی آنند اور شانتی کی مستی اور سرور کچھ عرصہ کے لئے دلنشین رہتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے یاترا کی چھڑی کے مہنت شری مان ۱۰۸ شری جگت گورو شنکر آچاریہ سوامی شیو رتنانند سرسوتی شارداپیٹھ کشمیر تھے۔ شری مان جی کی زیر نگرانی یاتریوں خصوصاً سادھوؤں کی سہولت اور آسائش کا کافی اور پورا انتظام ہوا کرتا تھا کیونکہ شری مان جی بڑے مدبر اور منتظم ہیں۔ اور تمام حکام ریاست کے دلوں میں سوامی جی مہاراج کی کافی عزت ہے۔

بیکنٹھ نواسی سر مہاراجہ پرتاب سنگھ صاحب بہادر نے بہ نفس نفیس یہ یاترا کی تھی۔ اور ان کے عہد معدلت مہد میں یاترا کا راستہ صاف کیا گیا تھا۔ سرکار حضور سرگباشی اپنے پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ میں سے ایک کثیر رقم سادھو مہاتماؤں کی آسایش و آرام کے لئے عطا فرمایا کرتے تھے۔ اور انہی کے دھرم راج میں سادھوؤں کے قیام کے لئے پڑاؤں پر مکانات تیار ہو کر موجودہ سرکاری انتظام کی بھی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ سرکار حضور سچے معنوں میں سناتن دھرمی جگت کے ایک آفتاب درخشاں تھے۔

شری راج راجیشور مہاراجہ سر ہری سنگھ جی بہادر موجودہ والئے ریاست جموں وکشمیر نے بھی سمت ۱۹۸۴ میں اس اُتم یاترا کا لابھ اُٹھایا۔ اور ایام یاترا میں سرکار حضور نے سادھوؤں کی سیوا، ایشور بھگتی اور دھرم دان کے ذریعے سناتن دھرم کی سچی عقیدت مندی کا ثبوت دیا۔

ایک انگریز اس یاترا کے قدرتی نظارے کی شان میں رطب اللسان ہے کہ "یہ نظارہ نہایت ہی عالی شان۔ نظر فریب اور دلکش ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جسکو دیکھکر پھر اس کا فراموش کرنا ناممکن ہے۔ اس کا ذرہ ذرہ خلاق عالم کی موجودگی کا گواہ ہے۔" ایک اور یورپین گویا ہیں۔ کہ" اگر کسی فرد بشر کی آنکھیں اس دلفریب نظارہ میں اتفاقاً گہری نیند سے کھل جائیں یا وہ کسی باریک خیال کے سمندر میں مستغرق ہو کر پھر اچانک چونک اٹھے۔ تو اسکو گمان ہوگا۔ کہ یا تو وہ بہشت بریں میں داخل ہوا ہے یا اس کو باغ رضواں پہ ایک نظر ڈالنے کی اجازت دیگئی ہے۔"

ایک ڈچ لیڈی رقمطراز ہے۔ کہ" میرا خیال ہے۔ کہ میں اپنی زندگی میں پھر کبھی اس ناقابل فراموشی۔ پاک اور پُرامن سوامی امرناتھ کے مقدس مقام کو اور کہیں نہیں دیکھ سکونگی۔" امرنیشور لنگ کے توصیف میں ایک امریکن خامہ فرسا ہے۔ کہ" لنگ بہت ہی عجیب حیرت انگیز اور اعجاز نما تھا۔ ایک غیر ہندو کو بھی لنگ کے چاند کے ساتھ ساتھ گھٹنے بڑھنے رہنے کی وجہ سے صانع حقیقی کی عظمت کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔" ایک اور انگریز رقمطراز ہے کہ" وہ خیال جس میں یاتری محو ہو کر اپنے معمولی کاروبار سے علیٰحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس یخ اور برف کے دلکش منظر کے درمیان آجاتے ہیں۔ جہاں دستِ صانع حقیقی رنگ میں پوری طاقت کے ساتھ نمایاں ہے۔ کبھی ان کے دلوں کو روشن کرنے اور انکی روحوں کو بلندی کی طرف لے جانے میں۔ ناکامیاب نہیں ہو سکتا۔" ایک جاپانی خامہ فرسا ہے۔" میں نے تمام دنیا کی سیر کی۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا رہا۔ مگر کشمیر کی سری امرناتھ جی کی گپھا میں جا کر جو سکون دل مجھے حاصل ہوا۔ ایسا لطف اور کہیں نہیں ملا۔"

بھارت ماتا کے لال سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کی نسبت رام برشا میں مرقوم ہے۔ کہ جب بسنت و مسیر و رام امرناتھ جی کی یاترا سے واپس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تشریف لائے۔ تو انکی دلی شانتی اور پوترتا کی شہرت شہر میں خوب پھیل گئی
اس کے علاوہ کشمیر کے پراچین رشیوں منیوں نے اس تیرتھ پر جاکر تپ
اور یوگ سادھنا لئے ہیں۔ اس یاترا میں یاتریوں کو طرح طرح کے فائدے
حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ حیرت انگیز مناظر سے سرو شکتیمان پرماتما کی
اگادھ مایا ثابت ہوتی ہے۔ مختلف پنتھوں کے سادھوؤں مہاتماؤں کے درشن
کا لابھ حاصل ہوتا ہے۔ غرض کہ یہ یاترہ مجموعی طور پر از حد فیض رساں ہے
جس کا اچھا اثر اس لوک بلکہ پرلوک پر بھی پڑتا ہے۔

وجہ تسمیہ اور مہاتم

سری امرناتھ جی کی یاترا اور اس کے متعلقہ وملحقہ تیرتھوں کی وجہ
تسمیہ اور مہاتم "سری امرناتھ مہاتم" کی پستک میں جو "برنگی سنگھتا" کا انتخاب
ہے۔ مہادیو اور پاربتی جی کے مکالمہ کے طور پر درج ہے۔ جس کا اقتباس
ہر مقام کے ساتھ ساتھ درج کیا جائیگا اور ذیل میں امرناتھ گپھا اور امرشیور
لنگ کی وجہ تسمیہ اور مہاتم بیان کیا جاتا ہے

لنگ:۔ دیوتاؤں نے موت کے بیم و وہم سے محفوظ رہنے کی خاطر
مہادیو جی سے زندہ جاوید ہونے کا طریقہ دریافت کیا مہادیو جی نے
اپنی جٹاؤں کو نچوڑ کر امرت یعنی آب حیات کا دھارا بہادیا جو آج
تک امراوتی کی شکل میں موجود ہے۔ اس امرت کے قطرے مہادیو جی
کے جسم پر یخ بستہ ہو گئے۔ جو زمین پر گرے۔ اور امر بھبوتی تیار ہوئی۔
جو آجتک سفید اور نرم مٹی کی صورت میں وہاں پائی جاتی ہے مہادیو
جی کی جٹاؤں سے جو قطرے براہ راست زمین پر گرے۔ گرتے گرتے
یخ بستہ ہو کر ان سے ایک لنگ تیار ہوا۔ جو امرشیور لنگ کہلاتا ہے
مہادیو جی نے اپنے ماتھے پر دھارن کئے ہوئے چندرماں کی ایک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کلا نکلی جو اُتنا کلا کھاتی ہے   لنگ کو دیدی جس وجہ سے یہ لنگ
ابتک چاند کے ساتھ ساتھ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ دیوتاؤں نے
امراؤتی میں نہا کر اور جسم پر امر بھبھوتی لگا کر لنگ کی پوجا کی۔ اور
امرت جل پیکر امر ہو گئے۔

گپھا:۔ ناروجی نے دیوی پاربتی سے کہا۔ کہ آپ کے سوامی مہادیوجی
تو خود امر ہیں۔ لیکن آپ بار بار جنم لیتی ہیں۔ آپ کیوں ان سے امر
ہونے کا اُپائے نہیں پوچھتیں۔ چنانچہ مہادیوجی نے پاربتی جی کے
اصرار پر اسی گپھا میں امر کتھا کہی۔ کتھا کے دوران میں پاربتی جی
سو گئیں۔ لیکن مہادیوجی کا ایک نندی گن کتھا برابر سنتا رہا۔
مہادیوجی نے اس کتھا کا پرگٹ کیا جانا مناسب نہ سمجھا۔ اور
نندی گن کو سراپ دیکر ایک کبوتر کی شکل میں تبدیل کیا۔ چنانچہ
آج تک اس سنسان گپھا میں کبوتر پائے جاتے ہیں۔ جن کے درشن
یاتری بڑی شردھا سے کرتے ہیں۔ ایک اور روایت یہ ہے۔ کہ کتھا
ایک طوطا سنتا رہا۔ مہادیو طوطے کے پیچھے دوڑے۔ طوطا اڑتا
ہوا بھاگا۔ بھگوان ویاس جی مہاراج کی استری کسی دریا کے کنارے
نہا رہی تھیں۔ طوطا چھپ کر اس دیوی کے پیٹ میں جا گھسا
جس کے بطن سے بعد میں شکھدیوجی مہاراج کا جنم ہوا۔

جہاں مہادیوجی اپنے نکھار بند سے دیوی پاربتی جی کو کتھا
اور وہ بھی امر ہونے کی سنائیں۔ وہاں کی مہما اور مہاتم میں کیا
شبہ ہو سکتا ہے۔ یہ یاترا کلجگ میں منش ماتر کے لئے زیادہ پھل
دایک بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ مثل مشہور ہے۔ کہ جس نے ایک
دفعہ امرناتھ سوامی کی یاترا کی۔ اس نے بھارت درش کے تمام
تیرتھوں کا لابھ اُٹھایا۔ پاپیوں اور دشٹوں کے کئی جنموں کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پاپوں اور دوشوں کو یہ یاترا دور کرنے والی ہے۔ سادہو مہاتماؤں کے لیے یہ یاترا شولوک میں پہنچانے والی ہے۔ ایسے پوتر تیرتھ پر دان اور دہرم اینت پھل دایک ہیں۔ یہ یاترا خصوصاً آتما کی شانتی کے لئے اہم تصور کی جاتی ہے۔ یہاں بھی دیگر تیرتھوں کی طرح یاتریوں کو کسی ایک اوگن کو تیاگ کرنے کی پرتگیا کرنی ضروری ہے۔

مختلف پڑاؤ اور انکی درمیانی مسافت

سرینگر سے پانپور ۹ میل۔ اونتی پورہ ۱۸ میل۔ بجبہارہ ۲۹.۵ میل انت ناگ ۳۴ میل۔ مٹن ۳۸ میل۔ عیش مقام ½۴۷ میل۔ پہلگام ۶۰ میل۔ چندن واڑی ۶۷ میل واوجن ۷۴ میل۔ پنجترنی ۸۱ میل امرناتھ جی براستہ بھیرو گھاٹی ۸۴ میل۔ امرناتھ جی سے پنجترنی براستہ سنت سنگہ ۳ میل۔ استان مرگ ۱۱ میل۔ چندن واڑی ۱۶ میل

مٹن۔ پہلگام اور پنجترنی کے سوا جہاں یاتری دو شب کے لئے قیام کرتے ہیں۔ تمام باقی مقامات پر صرف ایک رات یاتری ٹھہرتے ہیں۔ اور امرناتھ جی کے مقام پر یاتری شب باش نہیں ہوتے۔

ضروریات

یاتریوں کے لئے سب سے پہلے اشیاء خوردنی و پوشیدنی کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ اشیاء خوردنی یوں تو ہر مقام پر یاترا کے بازار سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ مگر تمام اشیاء ضروری کا سرینگر یا کم از کم مٹن یا انت ناگ ہی سے ساتھ اٹھالے جانا مناسب ہے کیونکہ پڑاؤں پر ان کا نرخ نسبتاً مہنگا ہوتا ہے۔ اور اس پر جنس بھی خاطر خواہ نہیں ملتی۔ مختلف پڑاؤں پر مختلف پوشاک کی ضرورت پڑتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس کا انحصار زیادہ تر موسم کی حالت پر ہے۔ چندن واڑی تک اگر موسم اچھا رہا۔ تو معمولی اور ہلکی پوشاک مناسب ہے۔ بشرط بارش نیم گرم۔ وہاں سے آگے موسم اچھا ہو۔ تو نیم گرم۔ ورنہ بہت گرم۔ گرم اور کافی بسترے کا ساتھ رکھنا بھی ضروری ہے۔

یاترا کا دیگر سامان یاتری اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ امیر لوگ خیمے اور چھولداریاں ساتھ لے جاتے ہیں۔ غریب لوگ چادروں کا عارضی خیمہ جسکو کشمیری زبان میں "پالی" کہتے ہیں۔ بنا کر گذارہ کر لیتے ہیں۔ ایک غریب یاتری اگر صرف روپیہ ہی ساتھ رکھے۔ وہ ہر مقام پر بازار سے پوری۔ کچوری اور دودھ وغیرہ خرید کر گذارہ کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی کم از کم گرم پوشاک۔ چھتری۔ کانگڑی۔ بلم۔ پالی بنانے کے لئے چادریں اور بچھونے اور اوڑھنے کے لئے کمبل وغیرہ کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ بے سامان یاتری کے لئے بارش اور سردی کی شدت میں سخت خطرہ ہے۔ اوسط طور پر یاتریوں کے لئے ذیل کا سامان ہونا ضروری ہے۔

اشیاء خوردنی:۔ چاول۔ آٹا۔ سبزی ترکاری۔ دال مختلف اقسام مصالحات۔ تیل۔ گھی۔ چائے۔ کھانڈ۔ نمک۔ تمباکو۔ چٹنیاں وغیرہ وغیرہ

اشیاء پوشیدنی: گرم اور کافی پوشاک اور بسترا۔ لوٹیاں۔ کمبل۔ موزے۔ دستانے۔ برساتی۔ پتاوہ۔ پولے۔ سوتی بوٹ۔ گلوبند عینک وغیرہ وغیرہ

متفرق اشیاء:۔ لالٹین۔ موم بتیاں۔ تیل مٹی۔ بلم۔ کانگڑیاں چھتری۔ چھولنہ۔ حقہ۔ خیمہ۔ چٹائیاں اور کھانا پکانے کے برتن وغیرہ وغیرہ۔

دودھ ہر پڑاؤ پر سرکاری طور پر قیمتاً مہیا کیا جاتا ہے۔ لکڑی چندن واڑی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تک باسانی دستیاب ہو سکتی ہے ۔ اور آگے جہاں لکڑی نایاب ہے سرکاری ٹھیکیدار کے ذریعہ انتظام ہو سکتا ہے ۔ چونکہ گھاٹیوں پر عموماً پانی باسانی دستیاب نہیں ہو سکتا ۔ یاتری انار ترش ۔ تمر ہندی ۔ امچور ۔ پودینہ اور دیسی (ایک کشمیری بوٹی) کی چٹنیاں ساتھ رکھتے ہیں ۔ برت کے دنوں کے لئے خاص اشیاء خوردنی ساتھ رکھنی بھی ضروری ہیں ۔ ان کے علاوہ پرشاد ۔ پنڈدان ۔ پوجا اور چڑھاوے کا سامان ساتھ رکھنا لازمی ہے

یاترا کے بازار کا نرخ نامہ

یوں تو نرخ بازار عموماً موسم اور وقت کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے ۔ مگر یاتریوں کی واقفیت کے لئے ذیل کا نرخ نامہ اوسطاً مرتب کیا گیا ہے ۔ لکڑی کا نرخ سرکاری طور پر فی روپیہ ۱¼ من سے ۱¾ من تک ہر پڑاؤ پر یکساں پایا جاتا ہے ۔ چائے کا نرخ مختلف ہوتا ہے ۔ جو اسکی اقسام پر منحصر ہے ۔ اس عارضی بازار کا نرخ گزشتہ پڑاؤ سے ہر دوسرے پڑاؤ پر گراں ہوتا جاتا ہے ۔

نام اشیا		مٹن	عیش مقام	پہلگام	چندواڑی	واجن	پنچترنی
چاول	فی روپیہ	۱۰ سے ۱۰½ سیر	۹ - ۱۰ سیر	۸ - ۱۰½ سیر	۸ سے ۱۱ سیر	۸ سے ۱۰ سیر	۷ سے ۹ سیر
آٹا	،،	۸ سے ۱۰ سیر	۸½ سے ۹½ سیر	۹ سیر	۸ سیر	۷ سیر	۶ سیر
گھی	،،	۱۲ چھٹانک	۱۱ سے ۱۳ چھٹانک	۱۰ سے ۱۲ چھٹانک	۹ سے ۱۱ چھٹانک	۸ سے ۱۰ چھٹانک	۸ سے ۹ چھٹانک
کھانڈ	،،	½۱ سیر	½۱ سیر	¼۱ سیر	¼۱ سیر	۱ سیر	۱ سیر
تیل	،،	½۱ سیر	½۱ سیر	¼۱ سیر	۱ سیر	¾ سیر	¾ سیر
آروٹی	،،	۱¼ سیر	۱¼ سیر	۱¾ سیر	۱½ سیر	۱۲ سیر	۱۱ سیر
آلو	فی سیر	۱۰	۱۰	۲	۲	۲.۲	۳
دودھ		۲	۲.۲	۳	۳	۳.۳	۴
گڑ		۸	۸	۹	۹	[illegible]	۱۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بار برداری

ہر قسم کی بار برداری مثلاً بار کش گھوڑے۔ مزدور۔ پٹھو اور ڈولیان پٹن کے پڑاؤ پر سرکاری ٹھیکہ دار کے ذریعہ کرایہ پر دستیاب ہو سکتی ہیں پرائیویٹ طور پر بھی انتظام ہونا ممکن ہے۔ اگرچہ اس حالت میں کرایہ کم ادا کرنا پڑتا ہے۔ مگر مزدور یا مرکبان کے بھاگ نکلنے کا اندیشہ ہے سرکاری ٹھیکہ دار ہر وقت اور ہر جگہ بار برداری کا انتظام بگڑ جانے پر جدید انتظام کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اگر کسی مجبوری سے پرائیویٹ انتظام ہی کرنا پڑے تو چاہیئے۔ کہ مزدوری کی کُل رقم پیشگی نہ دی جائے۔ اور مرکبان یا مزدور کا نام بقید ولدیت وسکونت پورے طور پر دریافت کیا جائے

سرینگر سے پہلگام تک سڑک صاف اور عمدہ ہے اس لیئے یاتری اپنی اپنی حیثیت کے مطابق انرنت ناگ۔ پٹن۔ عیش مقام یا برابر پہلگام تک ٹانگوں۔ موٹروں اور لاریوں میں سفر کرتے ہیں۔ بائیسکل بھی اسی مقام تک کام دے سکتے ہیں۔ موٹر لاری سری نگر سے پہلگام تک ایک دن میں اور ٹانگہ دو دن میں جاتا ہے۔ بعض یاتری گھوڑوں پر بھی یہ سفر طے کر لیتے ہیں۔ کئی یاتری سری نگر سے کھنہ بل تک جہاں سے انرنت ناگ فقط ایک میل دور ہے۔ کشتیوں میں جاتے ہیں۔ یہ دریائی سفر تقریباً ۴۹ میل کا ہے۔ جو سری نگر سے جاتی دفعہ دو دن میں اور کھنہ بل سے آتی دفعہ ایک دن میں طے کیا جا سکتا ہے۔

عام یاتری عموماً پٹن ہی تک ٹانگوں یا لاریوں میں جاتے ہیں کیونکہ پٹن ہی میں بار برداری کا انتظام مکمل طور پر کیا جاتا ہے۔ اگر پٹن سے آگے اور پڑاؤں پر بار برداری کا انتظام کیا جائے۔ تو کرایہ کی رقم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہی ادا کرنا پڑتی ہے۔ جو مٹن سے مقرر ہے۔ ایسی حالت میں کبھی مٹن ہی میں انتظام باربرداری کی تکمیل مناسب ہے۔ وہ لوگ جو خوشحال ہوتے ہیں۔ یا کسی وجہ سے سفر کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔ غریب بوڑھی عورتیں اور بچے پٹھو پر سوار ہوتے ہیں۔ پٹھو کاٹھ کی تیلیوں کی کرسی سی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جسکو مزدور پیٹھ پر اُٹھا لیتے ہیں۔ دولتمند مستورات ڈولیوں میں سوار ہوتی ہیں اسباب وغیرہ یا تو مزدور اُٹھا لیتے ہیں۔ یا گھوڑوں پر لاد دیا جاتا ہے کئی عقیدتمند یاتری خصوصاً دیویاں اور سادھو پیدل ہی چلنا مناسب سمجھتے ہیں۔

عام طور پر بارکش گھوڑا ۱½ سے ۱¾ من تک اور مزدور ۲۵ سیر سے ۳۰ سیر تک بوجھ اُٹھا سکتا ہے

نرخ نامہ ڈولی ۵۵/ سے ۶۰/ تک۔ بارکش گھوڑا ۱۰/ سے ۱۲/ تک۔ سواری کا گھوڑا ۱۲/ سے ۱۵/ تک۔ پٹھو ۶/ سے ۸/ تک۔ مزدور ۵/ سے ۶/۔

اور ڈولی کے ساتھ ۸ کہار اور پٹھو کے ساتھ ۲ مزدور رہا کرتے ہیں

یہ نرخ نامہ کرایہ باربرداری مٹن سے امرناتھ جی اور وہاں سے واپسی مٹن تک مقرر ہے اور حالت و وقت کے مطابق اس میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔

انتظام سرکاری

سری امرناتھ جی کی چھڑی کے ساتھ یوں تو سرینگر ہی سے پولیس کی محافظت ساتھ رہتی ہے۔ مگر باقاعدہ سرکاری انتظام مٹن سے شروع ہو کر واپس اسی مقام تک قایم رہتا ہے۔ جس کے اخراجات کیلئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک مستقل فنڈ قایم ہے۔ جو سرکاری محکمہ دھرم ارتھ کے ذریعہ خرچ ہوا کرتا ہے۔ سالانہ خرچ تخمیناً بارہ ہزار روپیہ تک پہونچ جاتا ہے۔ یاترا کے کیمپ اوفیسر عموماً سپرنٹنڈینٹ صاحب دھرم ارتھ ہوا کرتے ہیں جنکی زیر نگرانی دیگر محکمہ جات کے متعینہ اہل کار بھی انتظام کرتے رہتے ہیں۔

محکمہ دھرم ارتھ:۔ یاترا سے کچھ عرصہ پہلے بیرونی شہروں سے آئے ہوئے سادھوؤں کو اس محکمہ سے رسد ملنا شروع ہوتی ہے۔ اور یاترا کی واپسی تک یہ انتظام برابر جاری رہتا ہے۔ سادھوؤں کی حفاظت و آسایش کا یہ محکمہ خاص طور پر ذمہ وار ہوتا ہے۔ ہر قیام گاہ پر سادھو لوگ اپنی مرضی کے مطابق یا تو سرکاری لنگر میں بھوجن کرتے ہیں۔ یا خشک رسد لے جاتے ہیں۔ پڑاؤں پر سادھوؤں کے قیام کے لئے خیمے اور چھولداریاں مہیا کی جاتی ہیں۔ دھرم ارتھ کیمپ سے سادھوؤں کو طلب کرنے پر دودھ اور لکڑی مفت دیجاتی ہے۔ کئی ننگے سادھوؤں کو کبھی کبھی لوئیاں اور کمبل بھی دئے جاتے ہیں۔ پہلگام میں تمام سادھوؤں میں پولے چھڑیاں اور کانگڑیاں مفت تقسیم ہوا کرتی ہیں۔

محکمہ مال:۔ اس محکمہ کے حکام اعلےٰ بھی کبھی کبھی پہلگام تک یاترا کے ساتھ رہ کر انتظام کی نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔ اور بعض اعلےٰ عہدہ دار برابر واپسی تک یاترا کے ساتھ رہتے ہیں۔ باربرداری کے ٹھیکہ دار اسی محکمہ کے ذریعہ مقرر ہوتے ہیں۔ یاترا کے پڑاؤں پر تمام اشیاء ضروری کا مہیا کرنا اس محکمہ کا خاص کام ہوتا ہے۔

پولیس:۔ دو ڈپٹی انسپکٹر۔ کئی سارجنٹ اور بہت سے سپاہی یاترا کے ساتھ قیام گاہوں اور راستہ میں دنگا فساد رفع کرنے چوری کے انسداد اور امن و ضبط قایم رکھنے کے لئے تعینات رہتے ہیں۔ علاوہ اس کے مقامی چوکیدار بھی قیام گاہوں پر رات بھر پہرہ دیتے رہتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شفاخانہ - ایک اسسٹنٹ سرجن - ایک سب اسسٹنٹ سرجن اور کئی کمپونڈر یاترا بین بیمار یاتریوں کا مفت معالجہ کرنے کی غرض سے یاترا کے ساتھ روانہ کئے جاتے ہیں - دوائیاں بھی مفت دیجاتی ہیں بیمار یاتریوں اور سادھوؤں کو دودھ مفت دیا جاتا ہے - اور قیام کے لئے خیمے بھی مہیا کئے جاتے ہیں - ایک دیسی حکیم بھی یاترا کے ساتھ تعنیات رہتا ہے وہ بھی دوائیاں مفت دے دیتا ہے - بھنگی اور مہتر لوگ قیام گاہوں پر کوڑا کرکٹ کی صفائی کرتے ہیں - اگرچہ تمام قیام گاہوں پر ٹٹیوں کا باضابطہ انتظام نہیں ہوتا - لیکن جگہ وسیع ہونے کے باعث گندگی یا بدبو پھیلنے نہیں پاتی -

محکمہ تعمیرات - یاترا سے پہلے ہر سال اس طرف کے راستوں اور پلوں کی مرمت ہوا کرتی ہے - قیام گاہوں پر سادھوؤں کے ٹھیرنے کے لئے ایک منزلہ مکانات بھی بنے ہوئے ہیں -

محکمہ آبکاری - چرس اور افیون ایک لائسنسدار کے ذریعہ ہر پڑاؤ پر قیمتاً فروخت ہوتی ہے - جس کی وجہ یہ ہے - کہ سادھو لوگ عموماً ان مسکرات کے عادی ہوتے ہیں -

مٹن سے تمام یاتریوں کے آگے فرنٹ گارڈ روانہ ہوتا ہے - جس میں اہلکاران مال - پولیس - اور ایک ڈاکٹر شامل ہوتا ہے - اور تمام یاتریوں کے بعد ریر گارڈ ہوتا ہے - جس میں اسی طرح مختلف اہلکار شامل ہوتے ہیں - دوائیوں کے علاوہ ان کے ساتھ گھوڑے رہتے ہیں جن پر حسب ضرورت تھکے ماندے اور بیمار یاتریوں کو سوار کیا جاتا ہے -

غرض کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے یاتریوں کے لئے عموماً اور سادھوؤں کے لئے خصوصاً حتی الامکان آرام وسہولت کے لئے سامان بہم پہنچانے کا انتظام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیا جاتا ہے۔ صرف متعینہ اہلکارون کی دیانتداری اور جایز کاروائی کی ضرورت ہے۔ اس صورت مین سری سرکار والا کی عنایات خسروانہ کی بدولت ایسی مشکل گذار یاترا بھی بہت آسان اور آرام دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

سرکاری انتظام کے علاوہ سری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر کی طرف سے ایک سویم سیوک دل موسوم بہ "مہابیر دل" یاتریون کے ہمراہ رہتا ہے۔ ان کے ساتھ مختلف قسم کی دوائیان ہوتی ہیں۔ جو بیمار یاتریون مین مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ علاوہ اس کے حسب ضرورت ایسے یاتریون کو اس سیوک دل کی طرف سے دودھ بھی مفت دیا جاتا ہے پڑاؤن پر والنٹیررات بھر پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان ایام مین بہت سارا مسروقہ اور گمشدہ مال ان کے ذریعہ برآمد ہوا کرتا ہے راستہ کے مشکل گزار مقامات پر اس دل کے آدمی یاتریون کی حفاظت کے لئے تعینات رہتے ہیں۔ یاتریون کو چاہئے۔ کہ اگر ان کی کوئی چیز گم ہو جائے۔ تو اس سیوا سمتی کو اطلاع دین۔ یا اگر کوئی چیز گمشدہ پائین تو جھٹ ان کے سپرد کر دین۔ دیگر تکالیف کا انسداد بھی اس سیوک دل کے ذریعہ بآسانی ہو سکتا ہے۔ تھکے ماندے سادہوؤن اور یاتریون کو بھی اس دل کی طرف سے کافی مدد ملا کرتی ہے۔ غرض یہ سیوک دل یاتریون کی سہولت اور آسایش کا سبب الاعظم ہے۔

ہدایات

یاتریون کو لازم ہے۔ کہ ایک پڑاؤ سے دوسرے پڑاؤ کی طرف سویرے ہی روانہ ہوون۔ اگر چائے یا دودھ پی کر چلین۔ مضائقہ نہین۔ البتہ جو لوگ دیر سے روانہ ہوون۔ انہین روٹی کھا کر جانا چاہئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یا نوکروں کو آگے روانہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے پڑاؤ پر پہلے ہی روٹی تیار رکھا کریں۔ راستہ میں کھانے پینے کی کوئی چیز اگر ساتھ بھی لی جائے تو مناسب ہے۔ داوجن سے آگے سردی کی شدت کی وجہ سے چہرہ بدنما اور داغ دار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان ایام میں کسی پوڈر یا تیل کی مالش کرنا ضروری ہے۔ چلتے وقت بھاری پوشاک کا استعمال مناسب نہیں چھتری اور بلم ہمیشہ چلتے وقت ساتھ رکھنے چاہئیں۔ چلنے میں ہرگز جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ تھکاوٹ کے باعث بخار میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یاترا کی واپسی پر لوگ جلد گھر پہونچنے کی خاطر سخت محنت برداشت کرتے ہوئے دو دو اور تین تین منزلیں ایک ہی دن میں طے کر لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ عموماً یاتری کفایت شعاری کی غرض سے گھوڑوں پر زیادہ بوجھ لاد دیتے ہیں۔ جس کے باعث بیزبان حیوانوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دشوار گذار اترائی اور چڑہائی میں گھوڑے پر سوار ہونا بھی خطرناک ہے چونکہ یہ راستے نہایت پیچ دار ہیں۔ اس لئے اگر کہیں ایک ہی گھوڑا بھی گر جائے۔ تو سارے قافلہ کی جان خطرہ میں رہتی ہے۔ چڑہائی اترائی میں یاتریوں کو چاہیئے۔ کہ دم لیکر چلیں۔ تاکہ تکان زیادہ محسوس نہ ہو۔ تنگ راستہ میں گھوڑوں کے ساتھ ساتھ چلنے میں بھی خطرہ ہے۔ جلدی میں دھکا دھکی کے ساتھ قافلہ میں سے آگے بڑہنے کی کوشش کرنا بھی ہرگز مناسب نہیں۔ بعض یاتری جلدی میں غیر راستوں سے جایا کرتے ہیں۔ ایسی حرکت بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ چڑہائی میں چلتے وقت بیٹھ جانا بھی ٹھیک نہیں۔ اس طرح گھٹنوں میں درد ہو جاتا ہے۔ البتہ بلم کا سہارا لیکر سڑک کے ایک طرف کھڑے ہو کر دم لینا بُرا نہیں۔ پڑاؤ پہنچتے ہی کپڑے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُتارنا یا نہانا بھی سخت مُضرِ صحت ہے۔ کچے میوؤں سے پرہیز کرنا یاتریوں کے لیے ازبس ضروری ہے۔ بارش یا کیچڑ میں گھاس کے پولے کا استعمال بہت مفید ہے۔ گھوڑے یا ڈولی والے مزدوروں کے ساتھ مستورات یا بچوں کو تنِ تنہا نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ سرد اشیاء خوردنی کا استعمال بھی بہت بُرا ہے۔ بلکہ گرم اشیاء خوردنی کا ساتھ ساتھ استعمال کرنا مفید ہے۔ باربرداری کا انتظام مٹن ہی میں پختہ طور پر مکمل کر دینا چاہیئے۔ آگے جا کر خاطر خواہ انتظام ہونا مشکل ہے۔

گوجر لوگ دودھ کا پیمانہ کم وزن کا رکھتے ہیں۔ اس کی نگرانی کا خیال ضروری ہے۔ بازار کی باسی مٹھائی یا پوری کچوری صحت کے لئے ضرر رساں ہے۔ بیمار یا حد سے زیادہ کمزور لوگوں کو ہرگز اس یاترا کا عازم نہیں ہونا چاہیئے۔ کم جثہ یا لاغر جاتریوں کو پیدل جانے کی ہرگز کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ یاترا کے ایام میں کسی صورت میں گوشت یا مسکرات کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر راستہ میں کوئی اتفاقاً بیمار پڑ جائے۔ تو ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر آگے جانے کا ارادہ نہیں کرنا چاہیئے ہر تیرتھ پر جو راستہ میں آجائے۔ اشنان، پوجا اور دان کرنا مناسب ہے اس یاترا میں کسی طرح کا پروپکار کیا جاتا ہے۔ تھکے ماندے، بھوکے اور ننگے سادھوؤں کی سیوا اور امداد ہر یاتری کا فرض منصبی ہے۔ غریب یاتریوں کی امداد بھی ثواب کا کام ہے۔ چندن واڑی سے آگے کئی زہریلے پودے پائے جاتے ہیں۔ جن سے دھوپ نکلنے پر شبنم کے بخارات اُٹھتے ہیں۔ یہ ابخرے انسان کے دماغ میں داخل ہو کر بیہوشی کا اثر پیدا کر دیتے ہیں۔ آدمی کے دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بدن سرد پڑ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بیمار کو پانی کے ساتھ کھٹائی پلانی چاہیئے یا کافور۔ زیرہ سونگھانا چاہیئے۔ اس تکلیف سے بچنے کے لئے احتیاط

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے طور پر یاتریوں کو چٹنیاں۔ کھٹائی اور مختلف خوشبوئیاں ساتھ رکھنی چاہئیں اگر یاتریوں کو کسی تکلیف کی نسبت کوئی شکایت ہو۔ تو چاہئے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب دھرم ارتھ یا جو کوئی اہلکار کیمپ آفیسر ہو۔ معاملہ اُن کے نوٹس میں لایا جائے۔ سب سے مقدم امر جس کا ہر یاتری کو لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایام یاترا میں خیالات بالکل پاک اور دل نہایت صاف رکھیں۔ اگر ذرا بھی بدپرہیزی ہوئی۔ تو خدا ہی حافظ ہے۔

یاترا کی روانگی

چونکہ جاتی دفعہ عموماً پہلگام تک اور واپسی پر۔ ابر۔ سرینگر تک یاتریوں کی روانگی اور قیام کا پروگرام یکساں نہیں ہوتا۔ اس لئے راستہ اور پڑاؤں کے حالات امرناتھ جی کی چھڑی کے پروگرام کے مطابق درج کئے جاتے ہیں۔ یاترا درحقیقت سرینگر ہی سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہیں سے تمام تیرتھوں اور پوتر استھانوں سے ہو کر جانا یاتریوں کے لئے جائز ہے۔ روانگی کے دن یکے بعد دیگرے بھیرو گھاٹ۔ چھتہ بل سہ یار۔ نوا کدل (دیوی کا استھان)، بٹہ یار، عالی کدل (لکشمی کا استھان)، کالی گھاٹ، زینہ کدل۔ سومۂ یار، حبہ کدل (سوبادی اماوس کا تیرتھ) گنیش گھاٹ حبہ کدل سے اوپر۔ وُوبجی (بھیرو کا استھان)، درگاناگ اور شوڈش یار۔ مونہ دار (جہاں بھگوان شنکراچاریہ سندھیا کرتے تھے)، کے مقدس مقامات پر اسنان اور پوجا کرنا لازمی ہے۔ اور اس کے آگے مٹن تک سنگم۔ بجبہاڑہ۔ چکدر۔ اننت ناگ اور گوتم ناگ کے پوتر تیرتھ آجاتے ہیں۔

چھڑی دشنامی اکھاڑہ سرینگر سے چوتھ یا پنچمی کو روانہ ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہاں اس روز ایک عالیشان جلسہ منایا جاتا ہے۔ سرکاری باجے بجائے جاتے ہیں۔ چھڑی کی پوجا اور آرتی کی جاتی ہے۔ تمام سادھو یہیں جمع ہو کر چھڑی کے ساتھ روانہ ہو جاتے ہیں۔ بیکنٹھ لواسی سری مہاراجہ پرتاب سنگھ صاحب بہادر بعض اوقات بہ نفس نفیس اس روز یہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ چھڑی کی روانگی۔ قیام اور واپسی کا پروگرام محکمہ دھرم ارتھ کی طرف سے جاری ہوا کرتا ہے۔ مہنت صاحب چھڑی کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور پولیس کی محافظت بھی ہمراہ رہتی ہے

سرینگر سے مٹن

سرینگر سے مٹن تک راستہ پختہ۔ صاف اور گاڑیوں کے قابل ہے ۲½ میل کے بعد سونہ وار کا مقام آجاتا ہے۔ جہاں کئی انگریزوں کی کوٹھیاں ہیں۔ اور اب افواج کشمیر کے لئے چھاؤنی تیار ہو رہی ہے ¾ میل کے فاصلے پر آگے بٹوارہ ہے۔ یہاں چونگی کا محال ہے۔ یہ میونسپلٹی کی ایک حد ہے۔ ¾ میل آگے پاندریٹھن کا قابل دید مقام ہے۔ اس کا اصلی قدیم نام پرانا ادھشٹان ہے۔ کیونکہ پرورسین اول کے عہد میں یہ کشمیر کی راج دھانی تھا۔ یہاں سڑک سے تقریباً ۵۰ گز کے فاصلہ پر بائیں طرف پتھر کے ایک عالی شان مندر کے کھنڈرات ہیں۔ جو اندر سے مخروطی شکل کا بنا ہے۔ مندر کے گرد ۴۰ گز مربع کا ایک تالاب ہے۔ یہ مہاراجہ پارتھ کے عہد حکومت میں اس کے وزیر اعظم میرو نے میرو وردھان سوامی کے نام سے تعمیر کیا تھا مہاراجہ پارتھ سمت ۹۰۶ سے سمت ۹۱۶ تک کشمیر میں حکمران رہا۔ ابھیمنیو کے عہد میں یہ شہر آتشزدگی کے باعث غیر آباد ہوا تھا۔ مندر اب بھی کسی قدر درست حالت میں موجود ہے۔ تقریباً ۱¾ میل آگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پانتہ چھوک واقع ہے ۔ جہاں سے ۱½ میل کے فاصلہ طے کرنے پر پھر پانپور کا قصبہ آجاتا ہے ۔ اس کا اصلی نام اس کے آباد کنندہ مہاراجہ پدم کے نام پر پدم پور تھا ۔ جو ۸۳۲ء اور ۸۴۴ء کے درمیان کشمیر میں حکمران تھے یہاں ایک قدیم مندر کے کھنڈرات ہیں ۔ جسکو وشنو پدم سوامی کہا جاتا ہے ۔ پانپور کریوا پر زعفران اُگتا ہے ۔ جس کا شگوفہ ماہ کتک کی چاندنی رات میں قابل دید ہوتا ہے ۔ یہاں سرکاری مدرسہ ۔ ڈاک خانہ آرام گاہ اور پولیس تھانہ موجود ہے ۔ علاوہ اس کے ایک شاہی محل بھی ہے یہاں کا گھی نہایت لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے ۔ اس مقام کی باقرخانیاں اور شیرمالیں (اقسام نان) بھی مشہور ہیں ۔ ایک پل بھی مغل بادشاہ شاہ جہان کا بنایا ہوا ہے ۔ جس کی اب مرمت ہو چکی ہے ۔ یاترا کی چھڑی سرینگر سے روانہ ہو کر پہلے روز یہیں ٹھہرتی ہے

پانپور سے نصف میل کے فاصلے پر دائیں طرف کو ایک راستہ پلوامہ کو جاتا ہے ۔ ۱½ میل اور آگے جا کر گیلندر کا مقام آجاتا ہے جہاں سے کریوا کا ڈھلوان شروع ہو جاتا ہے ۔ راستہ کے دونوں طرف زعفران کی دلربا کیاریاں جو قابل دید ہیں ۔ پائی جاتی ہیں یہ گاؤں چوروں کا مسکن ہے اس وجہ سے رات کے وقت مسافر سخت خطرے میں رہتے ہیں ۔ اس سے ۳ میل آگے لیت پور واقع ہے یہاں کا ساگ اور گھی بہت عمدہ ہوتا ہے ۔ تقریباً ۴ میل اور طے کرنے پر اونتی پورہ کا پڑاؤ آجاتا ہے ۔ جو مہاراجہ اونتی ورما کے عہد میں کشمیر کی راج دہانی تھا ۔ یہ راجہ سمت ۸۵۵ اور سمت ۸۸۳ کے درمیان تخت کشمیر پر جلوہ افروز رہا ۔ اسی راجہ کے بنائے ہوئے دو مندروں موسوم بہ "اونتی ایشور" اور "اونتی سوامن" کے عالی شان اور قابل دید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کھنڈرات ایک دوسرے سے تقریباً ۰۰ اگز کے فاصلے پر پائے جاتے ہیں۔ یہ کھنڈرات کشمیر کی قدیم کاریگری کا پتہ دیتے ہیں اب محکمہ آثار قدیمہ کے زیر حفاظت ہیں۔ یہاں بھی ایک سرکاری کرتب ڈاکخانہ اور پولیس سٹیشن ہے یہاں پہلے تحصیل کا ہیڈ کوارٹر تھا جواب اننت ناگ تبدیل کیا گیا ہے اس مقام پر سواری کے لئے ٹانگے ہر وقت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک راستہ ۱ میل کا ترال میں سے ہو کر نگمرمال کے اوپر سے لدرویلی میں جاتا ہے۔ جہاں سے بعض یاتری واپسی پر لودل کے تیرتھ پر آجاتے ہیں۔

اونتی پورہ سے آگے تقریباً ۱ میل کے فاصلہ پر سیتھر کا گاؤں واقع ہے۔ جہاں موسمی تار گھر قایم ہے۔ ۱½ میل آگے سنگم کا مقام آجاتا ہے جہاں دریائے جہلم اور ویشو کا اتصال ہو جاتا ہے۔ اس جگہ دریا کے دونوں کناروں پر عمدہ قیام گاہیں ہیں۔ یاتری سنگم پر نہاتے اور پوجا کرتے ہیں۔ سرگباشی مہاراجہ پرتاب سنگھ صاحب بہادر کا ایک پل بھی یہاں بنا ہوا ہے۔ دو میل آگے سمیتھن کا موضع واقع ہے۔ جہاں سے ایک سڑک کولگام کو جاتی ہے۔ ۱½ میل کے فاصلہ پر بجبہاڑہ کا مشہور قصبہ آجاتا ہے۔ اسکو مہاراجہ وجے نے آباد کیا تھا جنہوں نے سنہ ۱۱۲ اور سنہ ۱۰۶ قبل مسیح کے درمیان کشمیر میں حکومت کی۔ یہاں وجیشوری کا استھاپن ہے۔ یہاں قدیم زمانے میں بھی ایک مندر تھا جسکی مرمت مہاراجہ اشوک کے وقت میں ہوئی تھی۔ اور جسکو سکندر بت شکن نے بعد میں مسمار کیا تھا۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر سورگ نواسی نے یہ مندر از سر نو تعمیر کیا ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں سنسکرت کی یونیورسٹی تھی۔ جسکی دھوم دھام تمام بھارت ورش میں تھی۔ مہاراجہ یدھشٹر کے جاگ میں بھگوان کرشن چندر نے یہیں سے ایک پنڈت کو بلایا تھا۔ یہاں سرکاری مدرسہ۔ ڈاک خانہ۔ پولیس سٹیشن اور بندوبست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا دفتر ہے۔ دریا کے کنارے وشنو چکر دھر کا تیرتھ ہے جس کو اب چکدر کہتے ہیں۔ یاتری یہاں نہا دھو کر پوجا کرتے ہیں۔ بجبہارہ کے قریب ہی چناروں کا ایک قابل دید باغ ہے جسکو بادشاہی باغ کہتے ہیں۔ اور دریائے جہلم کے دونوں کناروں پر واقع ہے۔ یہ باغ مغل بادشاہ داراشکوہ نے بنایا تھا۔ جس نے باغ کے دونوں حصوں کے درمیان ایک پل بھی بنایا تھا۔ جو اب گر گیا ہے۔ اس مقام پر ایک چنار کی جڑ کی گولائی تقریباً ۵۴ فٹ ہے۔ یہاں سے امرناتھ جی جانے کا دوسرا راستہ بھی ہے۔ جس کے حالات آگے چل کر درج کئے گئے ہیں۔ چھڑی دوسرے روز پانپور چلکر یہیں قیام کرتی ہے

بجبہاڑہ سے چلکر تقریباً ۲½ میل کے فاصلے پر سڑک کے دائیں طرف سے جموں کی طرف بانہال کارٹ روڈ شروع ہوتی ہے۔ ½ میل آگے کھنہ بل واقع ہے۔ سرینگر سے کشتیوں میں آتے ہوئے لوگ یہیں اترتے ہیں۔ اس جگہ بیکنٹھ باشی مہاراجہ پرتاب سنگھ بہادر کے عہد کا بنایا پل ہے۔ یہاں ایک ڈاک بنگلہ بھی ہے اور ایک سڑک کولگام کی طرف جاتی ہے۔ آگے ۱ میل کے فاصلے پر اننت ناگ کا مشہور قصبہ واقع ہے۔ جو قدرتی چشموں کی افراط کے باعث اس نام سے مشہور ہے۔ اسلام خاں ایک مغلیہ حاکم نے اس کا نام اسلام آباد رکھا تھا لیکن سرگباشی مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب بہادر نے اس کا اصلی نام برقرار رکھا۔ یہ ایک مشہور اور پرفضا قصبہ ہے۔ جو یاتری بانہال کے راستہ سے آتے ہیں۔ وہ یہیں اترتے ہیں۔ اننت ناگ کے مقدس چشموں پر اننت بھگوان کا استھان ہونے کی وجہ سے ہر سال اننت چودس کو بھاری میلہ لگتا ہے اس جگہ کئی مندر اور دھرم شالے بنے ہوئے ہیں۔ کئی اور چشمے قابل دید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ جن میں سے بنغ ناگ گندک کا چشمہ قابل ذکر ہے۔ وشنو دیوی کا ایک
متبرک چشمہ بھی ہے۔ پہلے پہل یہ سب چشمے متبرک تصور ہو کر اہل ہنود کے
قبضہ میں تھے۔ مگر اب کئی چشمے مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے ہیں۔ ایک
شاہی محل بھی یہاں موجود ہے۔ مقدس چشموں میں مچھلیوں کا شکار
بھی ممنوع ہے۔ قصبہ کی رونق بانہال کارٹ روڈ کے کھلنے کی وجہ
سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ یہ قصبہ لکڑی کے سامان کے لئے مشہور
ہے۔ اعلےٰ قسم کے گبھے۔ فرشی کا بدار چادریں اور چرخے وغیرہ یہاں
عمدہ بنتے ہیں۔ یہاں پہلے وزارت تھی۔ جو حال میں سرینگر تبدیل
ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل نیابت۔ منصفی۔ دفتر بندوبست
تھانہ پولیس۔ شفاخانہ۔ زنانہ ہسپتال۔ ڈاک خانہ۔ تار گھر اور کئی
مدارس موجود ہیں۔ ٹانگے اور موٹر لاریاں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ یاترا
کی چھڑی تیسرے روز بجبہاڑہ سے روانہ ہو کر پہلے تھوڑی دیر
مقدس چشموں پر ٹھہرتی ہے۔ اور پھر مٹن میں جاکر قیام کرتی ہے
اننت ناگ سے تقریباً ۲ میل کے فاصلہ پر سڑک سے کچھ دور
گوتم بھگوان کا استھاپن ہے۔ ایک دہرم سالہ بھی موجود ہے اب
ایک مندر بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ اس جگہ ایک سادھو سوامی ہانہ کاک
جی مہاراج کی سمادھ بھی بنی ہوئی ہے۔ اور ایک مہاتما سوامی
گوانشہ کاک جی اب بھی یہاں قیام پذیر ہیں۔ گرد و پیش کا نظارہ قابل
دید ہے۔ یاتری صرف پیدل یا گھوڑوں پر سوار ہو کر اس جگہ آسکتے
ہیں۔ یہاں سے تقریباً ۱½ میل کے بعد مٹن کا پڑاؤ آجاتا ہے۔

مٹن

یہ معروف اور مقدس مقام کشمیری زبان میں بھون ہندوستانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں مٹن اور سنسکرت میں مارتنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ ویجے سپتمی پر یہاں بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اور پتروں کے شرادھ کئے جاتے ہیں۔ دواوشی کریا اس جگہ خاص طور پر انجام دیا جاتا ہے۔ ہر ڈھائی سال کے بعد یہاں ملہ ماس اور بانہ ماس نے میلے لگتے ہیں۔ جب لوگ آکر پنڈدان کرتے ہیں ملہ ماسی کشمیر کے اصلی اور قدیم باشندوں کو بانہ ماسی بیرونی شہروں سے آئے ہوئے لوگوں کو کہتے ہیں۔ یہاں سوریہ دیوتا کا استھاپن ہے۔ امرناتھ جی کے پنڈے لوگ یہیں رہتے ہیں۔ جو یاتریوں کا نام درج کرکے نسلاً بعد نسلاً ججمانی کا سلسلہ باندھ دیتے ہیں۔ یہاں دو متبرک چشمے ہیں۔ ایک کا نام سوریہ کنڈ ہے جہاں بیکنٹھ باشی مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر کا تعمیر کیا ہوا سوریہ دیوتا کا مندر ہے۔ کئی دھرم شالہ بھی بنے ہوئے ہیں۔ مذکورہ بالا چشموں میں مچھلیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ جنکا شکار کرنا ممنوع ہے یاتری چشموں میں آٹے کی گولیاں پھینک کر مچھلیوں کی خوب بہار دیکھتے ہیں۔ پانی گرم۔ صاف اور شیریں ہے۔ جو کچھ فاصلے پر دریائے لمبودری کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اس اتصال کے مقام کو "چاکا" کہتے شرادھ اور ترپن وغیرہ اسی جگہ پر ہوا کرتا ہے پہلے یہاں ایک دھرم شالہ بھی تھا۔ جو اب منہدم ہوا ہے۔ کسی زمانے میں یہ مقام مشہور عالم و فاضل پنڈتوں کا مسکن تھا۔ ہندوستان سے ہر سال سینکڑوں لوگ اس تیرتھ کی یاترا کو آتے رہتے ہیں۔ اس تیرتھ کی نسبت ہدایت ہے۔ کہ یاتری جس وقت اس تیرتھ پر پہونچے۔ اس کو یہاں ترپن اور پنڈدان کرنا چاہیے۔ یہاں کا سامان چوبی پیتل اور کانسی کے برتن مشہور ہیں۔ اس جگہ ایک سرکاری مدرسہ اور ڈاک خانہ بھی ہے۔ یہاں سے ایک راستہ تقریباً ۵ میل لمبا شن کو جاتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی حفاظت کے لئے گپھا میں تعینات رہتی ہے۔ مستورات عموماً بیش بہا کپڑے قیمتی زیورات اور نقدی نذر کرتی ہیں۔ مذہبی نکتہ خیال سے چڑھاوے کے لئے عمدہ اور سفید پھل پھول۔ سفید کپڑے۔ نافہ۔ کیسر۔ چندن۔ کافور۔ سونا چاندی۔ دھوپ۔ میوے اور دیبی جی کے لئے سرخ رنگ کے کپڑے اور پھول زیادہ موزوں اور ضروری ہیں۔ مرد اور عورت کے لئے یہاں ایک ہی طرح کی پوجا لکھی ہے۔ امراوتی میں نہا کر امر بھبھوتی لگانا ضروری ہے ورنہ کہا جاتا ہے۔ کہ دوسرے جنم میں بدن پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں امریشور لنگ کا آلنگن یعنی ہم آغوشی بھی ضروری ہے۔ گپھا میں ننگے بدن یا نئے کپڑے لگا کر ہی داخل ہونے کی ہدایت لکھی گئی ہے جو یاتری کسی قسم کا شک شبہ دل میں لیکر آئے اس کے لئے بھاری پاپ بتایا گیا ہے۔ یاترا کے تمام تیرتھوں پر جانے کے لئے خوب تاکید کی گئی ہے۔ گزشتہ پاپوں کا پچھتاپ اور آئندہ شدھ رہنے کی پرتگیا بھی ضروری ہے۔ لنگ کا آدھا پرکرما بھی واجبی ہے۔ یاتریوں کے لئے اس جگہ بھی مٹھ کائیں بنانے کی ہدایت کی گئی ہے

اس روز یہاں بھی ایک دو حلوائیوں کی دو کانیں لگ جاتی ہیں یاتری پوجا پاٹھ سے فراغت پا کر اور کچھ کھا پی کر پنج ترنی واپس روانہ ہوتے ہیں۔ رات کو یہاں قیام نہیں کیا جاتا۔ اس روز چونکہ تمام یاتریوں کا برت ہوتا ہے اس لئے پاک اشیاء خوردنی ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ یاتریوں کے جانے کے بعد زیر حفاظت افسران متعینہ چڑھاوا ان کے حصہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے

This contains detail from Mattan onwards to Pahalgam.

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

واپسی یاترا

امرناتھ جی کی گپھا سے واپسی پر عموماً یاتری اس روز بھی پنج ترنی ہی میں ٹھہرتے ہیں۔ البتہ جو یاتری زیادہ سویرے گپھا سے لوٹتے ہیں وہ پنج ترنی میں روٹی وغیرہ کھا کر استان مرگ جا ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے دوسرے روز چندن واڑی یا پہلگام جا کر آگے روانہ ہوتے ہیں غرض واپسی پر یاتریوں کے لئے رُک کر چلنے کی کوئی پابندی نہیں۔ یوں تو یاتری واپسی پر گھر پہونچنے کی جلدی میں روزانہ دو منزلیں طے کر لیتے ہیں۔ مگر دراصل منزل بہ منزل جانا ہی مناسب ہے۔ یاترا کی چھڑی گپھا سے واپس آ کر پنج ترنی میں ٹھہرتی ہے۔ اور منزل بہ منزل چندن واڑی پہلگام اور مٹن میں قیام کرتی ہوئی لوٹتی ہے۔ سرکاری انتظام بھی چھڑی کے ساتھ ساتھ مٹن تک بدستور قایم رہتا ہے۔

امرناتھ جی سے پنجترنی سنت سنگھ کے راستے سے

چھڑی گپھا سے اب سنت سنگھ والے راستہ سے لوٹتی ہے۔ یوں تو گھوڑے اور ڈولیاں اس راستہ سے برابر گپھا تک آ سکتی ہیں۔ مگر راستہ کے بے ڈھنگے اور تنگ ہونے کے باعث پیدل آنا ہی مناسب ہے۔ وہاریک نکتہ خیال سے بھی اگر ساری یاترا پیدل طے نہ کی جا سکے۔ تو بھی کم از کم یہ آخری منزل پیدل ہی طے کرنی مناسب ہے

گپھا سے روانہ ہو کر تقریباً ۱½ میل تک راستہ نہہ نار کے درہ میں سے گیا ہوا ہے۔ کشمیری زبان میں منزل مقصود سے مراد ہے۔ اور نار درے کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہتے ہیں۔ یہ راستہ صاف اور ہموار ہے۔ جس کے چاروں طرف زمین اور پہاڑوں پر کی یخ بستہ برف کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ سونمرگ کا راستہ اسی جگہ مل کر گپھا کو جاتا ہے۔ آگے آدھ میل کے قریب پراں دلّو کی پیچ دار چڑھائی ہے۔ یہاں راستہ کی تنگی اور کثرت مجمع کے باعث خوب دھکا دھکی رہتی ہے۔ البتہ جو لوگ زیادہ سویرے یا زیادہ دیر سے روانہ ہوں۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پراں دلّو کی چڑھائی کے بعد تھوڑے فاصلہ تک ہموار زمین ہے۔ اور اس کے بعد آدھ میل کے قریب "برار دلّو" کی اترائی ہے۔ یہ اترائی کہیں کہیں کسی قدر مشکل ہے ارد گرد پہاڑوں کی برفانی چوٹیاں اور اُن میں سے بہتے ہوئے پانی کے نالے خوب سہانے معلوم ہوتے ہیں۔ اترائی میں پنج ترنی کے قیام پر بھی سیدھی نظر جا پڑتی ہے۔ نیچے جا کر امراوتی کا نالہ بھی آملتا ہے گھوڑے اور پالکیاں آج دفعہ عموماً اسی مقام تک لائی جاتی ہیں۔ یہاں سے ½ میل کے قریب آگے جا کر سنگم کا مقام بھی آجاتا ہے۔ یہاں امراوتی اور پنج ترنی کی ندیاں مل جاتی ہیں۔ یاتری یہاں نہا دھو کر پنڈ دان کرتے ہیں۔ جَو کے آٹے کے پنڈ دل۔ سونے کی پرتما اور ریشم دان کرنیکا یہاں بھاری پھل لکھا ہے۔ یہاں سے چل کر یاتری پنج ترنی کے قیامگاہ پر جا ٹھہرتے ہیں۔ اِس پورنماشی کی رات کو چاندنی کی آب و تاب اور اس پر باریک بادلوں کے منظر کا خاکہ سوامی رام نے یوں کھینچا ہے

عجب لطف ہے کوہ پر چاندنی کا ۔۔۔ یہ نیچر نے اوڑھا ہے جالی دوپٹا
دکھاتا ہے آدھا، چھپاتا ہے آدھا ۔۔۔ دوپٹے نے جوبن کیا ہے دوبالا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پنج ترنی سے استان مرگ

پنج ترنی سے "رگکارہ بل" اور "آلس ٹینگ" سے ہوکر کیل نار تک واپسی کا بھی وہی راستہ ہے۔ جہاں سے آتی دفعہ یاترا کا گزر ہوتا ہے۔ کیل نار پہنچکر بائیں طرف ہوکسر کے راستہ سے واجن جانے کی بجائے جہاں سے یاترا آئی تھی۔ واپسی پر یاترا یہ بہی "پوش پتھر" اور "ستھیار اتلاؤ" کے راستہ سے جاتی ہے۔ کیل نار سے راستہ کسی قدر چڑہائی کا ہے اردگرد پہاڑوں اور سبزہ زاروں کا نظارہ قابل دید ہے۔ تقریباً ایک میل طے کرنے کے بعد پوش پتھر کی ہموار زمین آجاتی ہے۔ پوش کشمیری زبان میں پھول اور پتھر ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ یہاں چاروں طرف گوناگون پھولوں کے مسلسل تختے ایک سہانا منظر پیش کرتے ہیں نرم اور سبز گھاس ان پھولوں کے ساتھ اس انداز سے اُگی ہے۔ گویا گلکاری کی سبز مکلف چادریں بچھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پریاں اس جگہ ناچ کر راجہ اندر کی خوشنودی کے پروانہ حاصل کرتی ہونگی آگے تھوڑی سی تنگ چڑھائی آجاتی ہے۔ جہاں راستہ میں اکثر برف موجود رہتی ہے۔ آگے پھر ہموار زمین ہے۔ راستہ کے بائیں طرف ستھیار اتلاؤ کا چشمہ ہے۔ یہ پہلے کی نسبت اب خشک ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے اسکو "شنک سر" بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی گئی ہے۔ کہ کسی موقع پر یہاں دیوتاؤں اور راچھسوں کے درمیان بھاری لڑائی ہوئی تھی۔ اور مہادیو جی کے نندی گن نے راچھسوں کو اسی سر میں مار ڈبویا تھا روایت کے مطابق اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جگہ اونچا بولنا اور چشمہ کی طرف دیکھنا ممنوع ہے۔ بعض مصنفوں کے خیال کے مطابق شروس ناگ جس کا ذکر شیش ناگ کے باب میں آچکا ہے سابقہ مسکن جہاں شہر پر ژالہ باری ہوئی تھی۔ یہی چشمہ ہے۔ یہ مقام یاتریوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ کیونکہ اگر بارش یا برف آجائے۔ تو پہاڑ سے پسیاں گرنے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ بعض اوقات اسی وجہ سے اس جگہ ہزاروں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ۱۴۴۰۰ فٹ بلند ہے۔ یہاں بھی ہر طرف خودرو پھولوں کی افراط ہے۔ آگے تھوڑی سی چڑھائی ہے۔ اور پھر "ساسہ کٹی" کی اترائی آجاتی ہے۔ کشمیری زبان میں ساس ہزار کو اور کٹی جو کھوٹو کا مبدل ہے۔ ایک چکر کو کہتے ہیں۔ گویا اس اترائی میں ایک ہزار چکر ہیں۔ یاترا کی تمام اترائیوں اور چڑھائیوں میں سے یہ اترائی زیادہ مشکل اور خطرناک ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اس جگہ کہر پڑ کر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور یاتری سخت عذاب میں پڑ جاتے ہیں۔ بارکش گھوڑوں کی جان خصوصاً خطرے میں رہتی ہے۔ ہر سال کئی گھوڑے مر جاتے ہیں۔ اگر بارش ہو۔ تو خدا ہی حافظ ہے۔ بعض اوقات بارش کی وجہ سے کئی یاتریوں کی جانیں بھی تلف ہوئی ہیں۔ "ساسہ کٹی" کی بلندی سطح سمندر سے ۱۴۹۵۰ فٹ ہے۔ اترائی دو میل اور ڈھلوان ۲۸۵۰ فٹ ہے۔ شمال کی طرف ہر بھگوان کا پہاڑ ۱۶۰۵۵ فٹ بلند ہے راستہ کے دائیں طرف ایک خوفناک درہ ہے۔ بعض بے سمجھ یاتری جلدی میں اسی درہ سے اترتے ہیں۔ ایسی حرکت سخت خطرناک ہے۔

اترائی کا ابتدائی حصہ پتھریلا ہے۔ جہاں پاؤں پھسلنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس کے بعد ایک ہموار جگہ آجاتی ہے۔ جہاں یاتری ٹھہر کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نوبت یہ نوبت اُترنا شروع کرتے ہیں ۔گھوڑوں کے ساتھ ساتھ اُترنا سخت خطرناک ہے ۔اس اترائی میں گھوڑے کوئی کام نہیں دیتے ۔راستہ نہایت تنگ اور پیچ دار ہے ۔پولیس ساتھ ساتھ انتظام کرتی رہتی ہے ۔اور کبھی کبھی سناتن دہرم سیوا سمتی بھی سیوا دیتی رہتی ہے ۔راستہ کئی جگہ ریتلا ہونے کی وجہ سے خوف کا اندیشہ رہتا ہے ۔اُترائی کے آخیری حصہ میں عموماً برف موجود رہتی ہے ۔نیچے اُتر کر استان مرگ کا پڑاؤ آجاتا ہے ۔

استان مرگ

یہ ایک وسیع اور ہموار قیام گاہ ہے ۔جہاں ایک شیریں اور خوشنما نالہ بہتا ہے ۔حسب معمول یہاں بھی یاترا کا بازار لگتا ہے ۔گرد وپیش کا نظارہ عجب دلفریب ہے ۔سلسلہ کوہ اور گنجان جنگلوں کا منظر ایک عجب کیفیت پیدا کرتا ہے ۔ارتفاع ۱۲۱۰۰ فٹ کے قریب ہے ۔کوٹ کے مقام کے بعد یہ پہلا مقام ہے ۔جہاں یاتری درختوں کا منہ دیکھ لیتے ہیں ۔جو لوگ پورنماشی کو ہی پنج ترنی سے لوٹتے ہیں ۔وہ رات کو اسی جگہ قیام کر کے آگے روانہ ہوتے ہیں ۔اور جو یاتری دوسرے روز پنج ترنی سے روانہ ہوں ۔وہ یہاں صرف دو چار گھنٹے ٹھہر کر آگے چندن واڑی میں قیام کرتے ہیں ۔اسی روز چونکہ یاتریوں کو دو پڑاؤ طے کرنے پڑتے ہیں ۔انکو لازم ہے ۔کہ پنج ترنی سے سویرے ہی روانہ ہوں ۔

استان مرگ سے چندواڑی

ابتدا میں راستہ تقریباً ایک میل تک صاف ہے ۔پانی ہر جگہ دستیاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو سکتا ہے۔ ارد گرد کے جنگلوں میں بھوج پتر اور دیاری کے درخت خوب بہار دیتے ہیں۔ کہیں کہیں اسنیخ بستہ برف کے اوپر سے چلا گیا ہے۔ آگے "بتنہ پلو" کا مقام ہے جس کے تھوڑی سی چڑھائی ہے۔ یہاں بائیں طرف ڈھلوان کے نیچے "ہاروٹ" کا نالہ بہتا ہے۔ اس مقام کا بھی گرد و پیش کا نظارہ دلفریب ہے۔ آگے پھر "ہاروٹ گراٹ" "آلس بتھر" اور "پھلورس" کے مقامات میں سے یاترا کا گزر ہوتا ہے۔ جو ایک دوسرے کے قریب قریب واقع ہیں۔ کہیں کہیں تھوڑی سی اُترائی اور چڑھائی ہے۔ چوطرفہ قدرتی نظارہ میں خاص دلفریب کشش ہے۔ نالہ کی روانی کی سریلی آواز طائران خوش الحان کے چہچہے۔ سبزہ اور خودرو پھولوں کے تختے اس قدر پرلطف اور فرحت بخش معلوم ہوتے ہیں۔ کہ راستہ کی تمام کلفتیں فراموش ہو جاتی ہیں۔ آگے "اٹ سنگر" کی آسان چڑھائی ہے۔ اوپر جا کر پھر چندن واڑی کی طرف تقریباً ۳ میل کی اُترائی ہے اُترائی گو مجموعی طور پر آسان ہے۔ مگر کسی کسی جگہ کچھ مشکل بھی ہے یاتریوں کو لازم ہے۔ کہ اس روز پڑاؤ پر سویرے پہنچنے کی کوشش کریں۔ ورنہ بعد میں تاریکی کی وجہ سے بڑی مشکل کا سامنا ہو جاتا ہے روشنی کا ساتھ رکھنا بھی مناسب ہے نیچے آکر چندن واڑی کا مقام ہے

چندن واڑی سے سری نگر

چندن واڑی سے سری نگر کے تمام مقامات کے حالات درج کئے جا چکے ہیں۔ اب یہاں صرف اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ چندن واڑی سے بعض یاتری ایک روز پہلگام اور پھر وہاں سے دوسرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روز عیش مقام یا مٹن میں قیام کر کے آگے سرینگر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ اور بعض یاتری ایک ہی روز میں چندن واڑی سے عیش مقام جاکر پھر وہاں سے دوسرے روز مٹن یا اننت ناگ پہنچکر سرینگر جاتے ہیں۔ دولتمند اور خوش حال یاتری پہلگام سے آگے ٹانگوں لاریوں یا موٹروں میں سرینگر جا پہونچتے ہیں۔ بعض لوگ اننت ناگ پہنچکر "کھنہ بل" پر کشتیوں میں سوار ہو کر سرینگر جاتے ہیں۔ باربرداری اور سرکاری انتظام صرف مٹن کے پڑاؤ تک ہی قایم رہتا ہے۔ اننت ناگ میں بھی سرینگر کے لئے گاڑیاں ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جن بیرونی شہروں کے یاتریوں کو کشمیر میں ٹھہرنا مطلوب نہ ہو۔ ان میں بعض اننت ناگ ہی سے بانہال کے راستہ جموں سے ہو کر پنجاب وغیرہ واپس چلے جاتے ہیں۔ عموماً واپسی کے وقت بیرونی شہروں کے یاتری مٹن اور اننت ناگ سے طرح طرح کی اشیاء جیسے۔ گبھے۔ کامدار چادریں۔ چرخے۔ کانگڑیاں۔ کانسی اور پیتل کے برتن وغیرہ بطور تحفہ خرید کر لے جاتے ہیں۔

یاترا سے واپسی پر ایک اور تیرتھ جس کا نام نوڈل ہے۔ یاتریوں کو جانا ضروری ہوتا ہے۔ یہ تیرتھ اونتی پورہ کے قریب واقع ہے۔ جہاں جہاں بعض یاتری "کنگن بل" کے مقام ہی سے بجبہارہ کے راستہ سے اور بعض اونتی پورہ کے پڑاو سے جاتے ہیں۔

بجبہارہ کا راستہ

یہ بتلایا جاچکا ہے کہ بجبہارہ سے آگے [illegible] جانے کے دو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri.

ہوتے ہیں۔ یاترا کا بازار یہاں بھی خاص طور پر لگ جاتا ہے یہاں یاتریوں میں شرابنوشی اور گوشت خوری کے قطعی بند کرنے کے لئے نوٹس جاری ہوتے ہیں۔ اس جگہ سادھوؤں میں پُوے۔ کانگڑیاں اور کمبلیں محکمہ دھرم ارتھ کے ذریعہ مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ عام طور پر اس جگہ یاتریوں کا ڈاکٹری ملاحظہ بھی کیا جاتا ہے۔ چھڑی چھٹے روز عیش مقام سے آکر ساتویں روز بھی یہیں قیام کرتی ہے اس اثناء میں تمام پسماندہ یاتری بھی قافلہ کے ساتھ مل کر آگے روانہ ہو جاتے ہیں۔

پہلگام سے چندن واڑی

پہلگام سے چندن واڑی تک راستہ عام طور پر تنگ اور ناصاف ہے۔ پہلگام سے آگے گاڑیاں نہیں جا سکتیں۔ اگر بارش ہو۔ تو کیچڑ کے باعث تکلیف ہوتی ہے۔ راستہ دامنِ کوہ اور جنگلوں میں جاتا ہے۔ سڑک کی تنگی اور یاتریوں کی کثرت کی وجہ سے ٹھہر ٹھہر کر چلنا پڑتا ہے۔ دریائے لمبودری راستہ کے ساتھ ساتھ بہتا چلا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف پہاڑوں کی قطاروں کا سلسلہ اور ان پر جمی ہوئی برف کا نظارہ دلکش معلوم ہوتا ہے۔ کہیں کہیں تھوڑی تھوڑی اُترائی اور چڑھائی بھی ہے۔

پہلگام سے چل کر تقریباً ایک میل کے بعد بائیں طرف پہاڑی پر بھگوان رام چندر جی اور سیتا جی کے کنڈ ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے یاترا کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راستہ ان چشموں کی طرف ہی سے جاتا تھا۔ جن کا پانی ایک چھوٹے نالہ میں سے عین راستہ کے قریب بہ کر آتا ہے۔ تقریباً ۲½ میل آگے فرسلن کا گاؤں واقع ہے۔ جہاں سے آگے آبادی کا نام ونشان ہی نہیں آگے پھر کہیں کہیں بائیں طرف ڈھلوان وار دامنِ کوہ اور دائیں طرف نالہ شیش ناگ کے ہونے کے باعث کسی قدر خطرناک ہے۔

فرسلن سے آگے تقریباً ۵½ میل کے فاصلہ پر نیل گنگا کا پوتر مقام آجاتا ہے۔ یہاں پانی بڑے بڑے پتھروں پر سے اچھلتا مچلتا خوب زور سے بہتا ہے۔ سفید جھاگ میں سے نیلا پانی اس طرح جھلکتا ہے۔ جیسے گورے بدن پر نیلی رگیں۔ یاتری یہاں اتر کر نہا دھو کے پوجا پاٹھ کر لیتے ہیں۔ چھڑی بھی تھوڑی دیر یہاں ٹھہرتی ہے۔ کئی مورتیاں بھی یہاں موجود ہیں۔ ایک دو حلوائیوں کی دوکانیں بھی اس روز اس جگہ لگ جاتی ہیں۔ اس متبرک مقام کے مہاتم کی نسبت درج ہے۔ کہ ایک دفعہ مہادیو جی سرمہ لگا کر اس جگہ پاربتی جی کے ساتھ جل بہار کرتے تھے۔ جٹاؤں سے پانی کے گرنے کی وجہ سے مہادیو جی کا چہرہ سرمہ سے نیلا ہو گیا۔ اور پھر دھونے کے وقت پانی کا رنگ بھی نیلا ہو گیا۔

نیل گنگا سے آگے ایک میل کے فاصلہ تک جہاں چندن واڑی کا مقام ہے۔ راستہ کسی قدر تنگ اور پتھریلا ہے۔ دائیں طرف گھنے جنگل ایک عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ یہاں بھوج پتر کے درخت بھی ملتے ہیں۔ بھوج پتر درخت کا چھلکا مکانات کی چھتوں میں لگایا جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں بھوج پتر پر ہی کتابیں لکھی جاتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھے ہیں۔ چندن واڑی پہنچکر یاترا ایک چھوٹے پُل سے پار ہوکر نالہ
شیش ناگ کے کنارے ایک میدان میں قیام کرتی ہے۔

چندن واڑی

چندن واڑی دو لفظوں چندن اور واڑی سے مرکب ہے۔
واڑی کشمیری زبان میں باغیچہ کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کسی زمانہ
میں یہاں چندن کے بیشمار درخت تھے۔ اس مقام کو تھاپن بھی
کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں تھانیشور کا استھاپن ہے جس کے مہاتم کی
کی نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ مہادیوجی نے پاربتی جی کے ساتھ ملنے کے
لئے یہاں بھاری تپ کیا تھا۔ اور پھر اسی جگہ دیوی جی آملی تھیں
یہ جگہ سطح سمندر سے تقریباً ۹۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ چاروں طرف
پہاڑوں کی قطاروں کا سُہانا منظر دلفریب ہے حسب معمول
یہاں بھی یاترا کا بازار لگتا ہے۔ سادھوؤں کے قیام کے لئے
اس مقام پر بھی کئی سرکاری مکانات بنے ہوئے ہیں۔ پہلگام
کی نسبت یہاں کی آب و ہوا میں زیادہ خنکی ہے۔ موسم میں اتفاقیہ
تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ایک شکارگاہ بھی نزدیک ہے۔ اس
پاس چوب قسط بھی پایا جاتا ہے۔ اگر سردی ہو۔ تو یاتریوں کو چاہیئے
گرم پوشاک میں ملبوس ہوں۔ اس جگہ نالہ استان مرگ۔ نالہ شیش ناگ
کے ساتھ اتصال کرتا ہے۔ چھڑی آٹھویں روز پہلگام سے روانہ
ہوکر یہیں ٹھہرتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاتی و غیرہ یہاں سے یاترا سیدھی پسو گھاٹی کے اوپر سے واوجن سے ہوکر امرناتھ جی جاتی ہے۔ مگر واپسی پر استھان مرگ سے ہوکر آٹ سنگر کی گھاٹی کے اوپر سے آکر یہاں اترتی ہے۔ گویا یہاں سے جانے اور آنے کا ایک ہی راستہ نہیں۔

چندن واڑی سے واوجن

یہ راستہ عام طور پر ناصاف اور مشکل ہے۔ چندن واڑی سے روانہ ہوتے ہی پسو گھاٹی کی چڑھائی آجاتی ہے۔ گھاٹی کے دامن میں عموماً برف جمی رہتی ہے۔ ابتدائی حصے میں پتھریلی زمین ہے۔ اور کہیں کہیں راستہ گنجان جھاڑیوں میں سے چلا گیا ہے۔ چڑھائی کسی قدر مشکل۔ ڈھلوان دار اور پیچیدہ ہے۔ اور اس قدر تنگ کہ بمشکل دو آدمی ساتھ ساتھ چل سکیں۔ قدم قدم پر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ اس پیچیدہ راستے میں بلندی سے نیچے کی طرف عجیب نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ راستہ میں مسلمان خیرات مانگنے والے ملتے ہیں۔ بارکش گھوڑوں کی بری گت ہوتی ہے۔ سواروں کا ہوشیار اور واقف ہونا ضروری ہے۔ اس روز یاتریوں کو چاہیئے کہ معمول سے سویرے روانہ ہوں۔ کیونکہ اگر دھوپ ہو۔ تو چڑھائی میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس چڑھائی میں زہریلے پودوں کے باعث بیہوشی کا اثر پڑ جانے کا خطرہ ہے۔ کشمیری زبان میں اس قسم کے اثر کو اشدر کہتے ہیں۔ پانی نایاب ہے۔ چڑھائی میں ملم اور پولے کا استعمال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہت فائدہ مند ہے۔ اس گھاٹی کے ایک حصہ کو "جوں گھاٹی" کہتے ہیں۔ گھاٹی کا ارتفاع سطح سمندر سے ۱۰ ہزار فٹ ہے۔ کل چڑہائی ۲ میل کے قریب ہے۔ اور ڈھلوان ایک فٹ سے ڈیڑھ فٹ تک ہے۔ کہیں کہیں پھولوں کے خوشنما تختے بھی نظر آتے ہیں۔ اِس گھاٹی کا مہاتم یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہاں دیوتاؤں اور دیتیوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی تھی۔ اور دیوتاؤں نے بھوج پتر کے درختوں سے دیتیوں کو مار کر ان کا پیش کیا تھا۔ جس وجہ سے اس کا اصلی نام پیشین گھاٹی ہے۔

گھاٹی کی چوٹی ہموار ہے۔ گرد و پیش کے نظارہ سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ گھاٹی کی مشکل چڑہائی کو طے کرکے یاتریوں کی حالت ہو بہو ایسی ہو جاتی ہے جیسی اس یوگی کی جو یوگ کی کٹھن منزلیں طے کر چکا ہو۔ یہ ہموار رقبہ تقریباً ½ میل ہے۔ جہاں سے پھر اُترائی کا تنگ راستہ آجاتا ہے۔ یہاں بھی ارد گرد بھوج پتر کے درخت موجود ہیں۔ راستہ میں جمی ہوئی برف پر سنگ مرمر کا دھوکا ہوجاتا ہے۔ جس کے نیچے سے پانی چلتا رہتا ہے۔ آگے پھر چڑہائی ہے پہاڑوں کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں دلکش معلوم ہوتی ہیں۔ جن سے پانی کے چھوٹے چھوٹے نالے اس انداز سے بہتے ہیں۔ گویا چاندی کی کانیں پگھل کر بہتی جاتی ہیں۔ آگے "برجل کوٹ" ہے۔ جہاں "سونہ سر" کا پانی قابل دید ہے۔ پھر کچھ ہموار زمین آجاتی ہے۔ جسکو "زوجی بل" کہتے ہیں۔ یہ ایک اچھی قیام گاہ ہے۔ یہاں کے سبزہ زار قابل دید ہیں۔ ارتفاع سطح سمندر سے ۱۱۳۰۰ فٹ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس روز یہاں کئی حلوائیوں کی دوکانیں لگ جاتی ہیں۔ پانی دریا سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یاتری اس جگہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتے ہیں۔

آگے تقریباً ایک میل تک راستہ صاف ہے۔ پھر کہیں اترائی اور چڑھائی ہے جس کے بعد پھر کسی قدر مشکل چڑھائی ہے جس کو "کوٹ" کہتے ہیں۔ چڑھائی کا راستہ تنگ پتھریلا اور پیچیدہ ہے اگر بارش ہو تو سخت خطرہ ہے۔ کل چڑھائی تقریباً ۳ میل ہے یہاں سے آگے درختوں کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ چوٹی پر ہموار زمین ہے۔ آگے کا راستہ صاف اور آسان ہے۔ البتہ تھوڑی تھوڑی اترائی اور چڑھائی بھی ہے۔ اِردگرد کہیں کہیں گوناگوں پھولوں کی کیاریاں خوب بہار دیتی ہیں۔ یہاں سے شیش ناگ کا چشمہ بھی دکھائی دیتا ہے۔ چونکہ یہ چشمہ چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس لئے ہو بہو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا صانع حقیقی نے آبنوس کی انگوٹھی میں ایک چمکتا ہوا نگینہ جڑ دیا ہے۔ آگے پھر ایک ناصاف اور تنگ اترائی کا راستہ آجاتا ہے۔ جہاں سے اتر کر یاتری شیش ناگ پہونچ جاتے ہیں۔ بعض یاتری شیش ناگ پر نہیں جاتے ہیں۔ اس راستہ کی بجائے سیدھے اوپر سے جا کر ناگ کوٹ کی چڑھائی پر یاتریوں کے ساتھ مل جاتے ہیں یاد رہے۔ کہ شیش ناگ کے درشن نہ کرنا کسی صورت میں یاتریوں کے لئے مناسب نہیں۔

شیش ناگ ایشرم ناگ کشمیر کا مشہور مقدس اور قابلِ دید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چشمہ ہے۔ جو پانی کی عجب کیفیت کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے
ناگ سنسکرت میں چشمہ یا سانپ کو کہتے ہیں۔ اور شیش ناگ اس
ہزاروں سروں والے سانپ کا نام ہے جس پر وشنو بھگوان
کھیر سمندر میں شین کرتے ہیں۔ اس چشمہ میں اسی کا استھاپن ہے
چنانچہ بعض اوقات کئی پاک یاتریوں کو چند سروں والا ایک بڑا
سانپ چشمہ کے دوسری طرف پہاڑ کے دامن میں جہاں خاص
استھاپن کی جگہ بتلائی جاتی ہے۔ پانی میں سے سانپوں کا بڑا لشکر
لیکر تیرتے ہوئے نظر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب دیتوں نے
دیوتاؤں کو سخت تکلیف دینا شروع کی۔ تو وشنو بھگوان نے
ان کی حفاظت کے لئے شیش ناگ کو بھیج دیا۔ راج ترنگنی میں اس کا
قدیم نام شرودس ناگ بتایا گیا ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے
کہ شرودس نامی ناگ کی لڑکی ایک براہمن کے ساتھ بیاہی گئی تھی
بادشاہ وقت اس عورت کے حسن وجمال پر فریفتہ ہو گیا۔ اور
اس کو بھگا لے جانے کی تدبیر کرنے لگا۔ جب شیردس کو یہ
اطلاع ملی۔ تو اس نے شہر پر خوفناک بجلیاں گرا کر اس کو خاک
سیاہ کر دیا۔ اور خود اس چشمہ میں جسکو اب شیش ناگ کہا جاتا ہے
آکر سکونت پذیر ہوا۔ داماد اور لڑکی کو دوسرے چشمہ "جماتر ناگ"
(جماتر یعنی داماد بزبان سنسکرت) میں بھیج دیا۔ جماتر ناگ کی جگہ
اس کے قریب ہی کوہِ تار کے دامن میں بتلائی جاتی ہے
چشمہ قریب قریب گول ہے۔ جس کا قطر تقریباً ۱/۲ میل ہے
ارتفاع سطح سمندر سے تقریباً ۱۲۰۰۰ فٹ ہے۔ پانی آب زلال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی مانند صاف اور شیریں ہے۔ سوامی رام پانی کی شان میں رقمطراز ہیں۔ کہ اگر گوپیاں جمنا کی بجائے یہاں نہالیتیں۔ تو بھگوان کرشن چندر کو گوپیوں کے پاپ نوارن کے لئے ہرگز ضرورت نہ پڑتی کہ ان کو برہنہ تن دیکھنے کے لئے پانی سے باہر نکلنے کی تکلیف دیتے پانی کی روانی بالکل خاموش اور پُراسن ہے۔ گویا ایک پورن یوگی کے چت کی طرح شانت ہے۔ ہوا کے جھونکوں سے پانی میں لہریں اٹھتی ہوئی ایک سہانا منظر پیش کرتی ہیں۔ بقول سوامی رام

جو جُو اور چشمہ ہے نغمہ سرا ہے | کس انداز سے آپ بل کھا رہا ہے
جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں | میں اپنی ہی تاب اور شان دیکھتا ہوں

کبھی کبھی پانی میں برف کی چٹانیں بھی موجود رہتی ہیں جن سے چشمہ کی شان دوبالا ہوتی ہے۔ غرض اس چشمہ کا نظر فریب منظر صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ جدھر نظر گئی پھر ہٹنے کا نام نہیں لیتی۔

شیش ناگ کے متعلق "سدہ وانی" کا قصہ مشہور ہے "سدہ وانی" کسی گاؤں میں دوکاندار تھے۔ اس گاؤں کے بچے اسکی دوکان سے بتاشے لیکر قریب ہی کسی جنگل میں کھیلنے جاتے تھے۔ کسی روز "سدہ وانی" نے بچوں سے پوچھا۔ کہ تم روز کہاں جاتے ہو۔ اور وہاں کیا کرتے ہو۔ بچوں نے جواب دیا کہ ہم پاس کے جنگل میں ایک شخص سے کھیلتے رہتے ہیں۔ جو بیل پر سوار ہوتا ہے۔ اس کے سر پر جٹائیں ہیں۔ اور ہاتھ میں ترشول ہے "سدہ وانی" اسکو مہادیو کا سروپ جانکر ایک روز خود بھی بچوں کے ساتھ جنگل میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چلا گیا۔ حسب معمول مہادیو جی آکر بچوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔ مگر سدہ وانی اُن کو نہیں دیکھ سکا۔ آخر جب مہادیو جی بیل پر سوار ہوئے تو بچوں نے بیل کی دم سدہ وانی کے ہاتھ میں دی۔ بیل مہادیو جی کو لیکر دوڑ پڑا۔ اور ساتھ ہی "سدہ وانی" کو بھی گھسیٹتا گیا حتیٰ کہ وہ پہاڑوں اور جنگلوں میں سے ہوتے ہوئے وہ شیش ناگ پر پہونچے۔ راستے میں پتھروں اور کانٹوں کے باعث سدہ وانی لہولہان ہو رہا تھا۔ یہاں سدہ وانی کو ایک آواز سنائی دی کہ جا۔ تم شیوراتری کے دن اسی جگہ آجاؤ۔ پھر تمہیں درشن ملیں گے۔ چنانچہ سدہ وانی نے اسی طرح کیا۔ اور اس کو مہادیو جی کے درشن پراپت ہوئے۔

نالہ شیش ناگ اسی چشمہ سے نکلتا ہے۔ اور پہلگام کے قریب اس میں لدر کا پانی جس کا منبع "کولاہوہی" ہے۔ آکر مل جاتا ہے اس دریا کی روانی تیز اور ناقابل کشتی رانی ہے۔ کھنہ بل سے نیچے یہ دریائے جہلم یعنی وتستا کے ساتھ مل جاتا ہے۔ دریائے لمبودری کے مہاتم کی نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ مہادیو جی اور پاربتی جی کیلاش کی گپھا میں بیٹھے تھے۔ اور باہر گنیش جی پہرہ دے رہے تھے۔ اس پر اندر دیوتا "ترپاسر" کے خوف کے مارے مہادیو جی سے ملنے آئے گنیش جی نے انکو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ دونوں کے درمیان کرودھ ہوا۔ اور گنیش جی نے غصہ کی وجہ سے بے حال ہو کر پاس کے دریا کو اٹھا رکیا۔ اور اس کو پھر اگل دیا تب سے اس دریا کا نام گنیش جی کے نام لمبودری مشہور ہوا شیش ناگ کے کنارے کے ریتلے میدان میں پاتری اُتر کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہا دھو کر پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔ اگر دھوپ ہو۔ تو نہانے میں خوب لطف آتا ہے۔ چھڑی بھی یہاں ٹھہرتی ہے۔ پروہت اور پنڈے لوگ پوجا کرانے کے لئے جا بجا بیٹھے ہوئے ہیں۔ میدان میں پتھر کثرت سے ہیں۔ یاتری دو چار پتھروں کو ایک دوسرے پر رکھکر چھوٹی سی چار دیواری بنا لیتے ہیں۔ اور اس میں سوئی۔ دھاگا پیسہ۔ کوڑی۔ میوہ وغیرہ رکھ لیتے ہیں۔ انکو سنسکرت میں مٹھکا کہتے ہیں۔ جسکی وجہ تسمیہ یوں بتلائی جاتی ہے۔ کہ جب دیتوں نے ہوائی شکلیں بنا کر دیوتاؤں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ تو مہادیو جی کی ہدایت کے مطابق دیوتاؤں نے چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنائیں۔ جن میں راکھشس داخل نہیں ہو سکتے تھے۔

وہ راستہ جہاں سے شیش ناگ پر نہ اُترنے والے یاتری جاتے ہیں۔ بالکل آسان اور صاف ہے۔ مگر جو یاتری شیش ناگ پر اُترتے ہیں۔ انہیں ذرا دور جا کر "شیش بال" کی چڑھائی سامنے آجاتی ہے۔ چڑھائی گو شروع میں آسان ہے۔ مگر بلندی کا حصہ کسی قدر مشکل ہے۔ راستہ پیچ دار ہے۔ جسکی تنگی اور راہرؤں کی کثرت کی وجہ سے قدم قدم پر ٹھہر کر چلنا پڑتا ہے۔ اوپر سے نیچے نظر ڈالتے وقت خوف معلوم ہوتا ہے۔ کل چڑھائی تقریباً ۳/۴ میل ہے۔ چوٹی کے قریب پہونچنے پر اوپر والا راستہ بھی مل جاتا ہے۔ چوٹی پر ایک کھلا میدان ہے۔ جہاں سے آگے جا کر ایک نالہ ہے۔ جس میں عموماً برف جمی رہتی ہے۔ دوسری طرف واؤجن کا قیام گاہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

واوجن

واوجن دو لفظوں واؤ اور جن سے مرکب ہے۔ واو کشمیری زبان میں آندھی اور جن دیو کو کہتے ہیں۔ گویا کثرت سردی کی وجہ سے آندھی کے دیو کی جگہ مراد ہے۔ واوجن کا اگر واںج لیا جائے۔ تو کشمیری زبان میں پنکھے سے مراد ہے۔ یہاں ہر وقت تند اور تیز ہوا چلتی رہتی ہے جس وجہ سے کھانا پکانے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اس کا اصلی نام وایو ورجن ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سمیرلو نامی ایک دیت دیوتاؤں کو تنگ کرنے لگا۔ اور اکاش میں جاکر وایوروپ میں راجہ اندر سے لڑنا شروع کیا۔ راجہ اندر نے اپنے بجر سے سمیرلو کو مار گرایا جس وجہ سے اس جگہ کا نام وایو ورجن یعنی وایوروپی دیو کے مرنے کی جگہ پڑ گیا۔

یاترا کے تمام مقامات میں سے یہاں سب سے زیادہ سردی پڑتی ہے۔ یہ مقام شیش بال کی چوٹی پر شیش ناگ کے کنارے واقع ہے۔ بلندی سطح سمندر سے ۱۲۸۵۰ فٹ ہے۔ پانی جمی ہوئی برف میں سے ایک پہاڑی نالہ کے ذریعہ نکلنے کے باعث نہایت سرد ہے۔ جس میں نہانا دھونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لکڑی یہاں بالکل نایاب ہے۔ بلکہ ایک قسم کی جھاڑی جسکو کشمیری زبان میں "یٹھرو" کہتے ہیں۔ سبز ہی جلانے کے کام آتی ہے۔ البتہ کچھ لکڑی دور دور سے محکمہ مال کے ذریعہ لائی جاتی ہے ٹھیکیا گم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ یہاں کہیں کہیں سلیٹ کا پتھر ملتا ہے۔ قدم قدم پر قسم قسم کے خودرو پھول عجب بہار دیتے ہیں رات کو چاندنی میں یہاں سے شیش ناگ کا نظارہ بہت ہی دلکش اور سہانا معلوم ہوتا ہے۔ اِردگرد کے پہاڑوں اور گلشیروں کا منظر بھی قابل دید ہے۔ موسم میں اتفاقیہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ابھی دھوپ ہے۔ اور ابھی کالے بادل آسمان پر چھا گئے اور بجلیاں کڑکنے لگیں۔ سوامی رام تیرتھ اس نظارہ کی شان میں خامہ فرسا ہیں ؎

وہ آئی وہ آئی وہ آئی گھٹا — گلستان عالم پہ چھائی گھٹا
گھٹا کالی کالی ہیں لال لال — کنہیا کے اوپر ہے چھینٹے گلال

حسب معمول یہاں بھی یاترا کا بازار لگتا ہے۔ کئی سرکاری مکان یا دھونیں کے قیام کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ یاتریوں کو لازم ہے کہ یہاں کافی گرم پوشاک اور بسترے کا استعمال کریں۔ کانگڑی کی بھی اس جگہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چھڑی پوین روز چندن واڑی سے آکر رات کو یہیں قیام کرتی ہے۔ یاترا واپسی پر یہاں نہیں آتی۔ بلکہ پنج ترنی سے سیدھی استان مرگ کے راستہ سے چندن واڑی جاکر ٹھہرتی ہے۔

واوجن سے پنچترنی

واوجن سے تقریباً ایک میل چل کر "اشند ڈاکی" کی کسی قدر چڑھائی آجاتی ہے۔ اسے کشمیری زبان میں پوشکن اثر اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈاکی گھاٹی کو کہتے ہیں۔ یہاں عموماً راستہ میں برف پڑی ہوئی
موجود رہتی ہے۔ شدت سردی کی وجہ سے اس جگہ صبح کے
وقت دستانوں اور گلوبند کا استعمال ضروری ہے۔ دھوپ میں
برف کی وجہ سے آنکھوں کو سخت تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ایسی
حالت میں عینک کا استعمال بھی لازمی ہے۔ اگر ممکن ہو۔ تو
اس روز زیادہ سویرے کبھی روانہ نہیں ہونا چاہئے۔ تقریباً
ایک اور میل کے بعد مہاگُنس کی چھوٹی سی گھاٹی آجاتی ہے
گُنس کشمیری زبان میں افعی کا نام ہے۔ یہاں بھی زہریلے
پودوں کے انجروں سے انسان پر بیہوشی کا اثر پڑ جانے کا
اندیشہ ہے۔ دائیں بائیں ہر طرف برف سے ڈھکے ہوئے
پہاڑ ہیں۔ تقریباً ۲ میل کے بعد ہموار زمین آجاتی ہے جہاں
پانی کا ایک نالہ بھی چلتا ہے۔ آگے پھر چڑھائی ہے۔ جس کو
واؤ بال کہتے ہیں۔ واؤ کشمیری زبان میں آندھی اور بال پہاڑ
کو کہتے ہیں۔ یہاں چاروں طرف تیز اور تند ہوا چلتی رہتی ہے
یہ راستہ تقریباً ۱½ میل تک آسان اور کشادہ ہے۔ البتہ کچھ
فاصلہ کے لئے پتھریلا ہے۔ چلنے کے مختلف راستے ہیں۔ اوپر
½ میل کے قریب ہموار میدان ہے۔ یہاں سے بھیر وبال جو
پنجترنی اور امرناتھ جی کے وسط میں ہے۔ دکھائی دیتا
ہے۔ پانی اس جگہ خوب افراط سے ہے۔ آگے پھر تھوڑی سی
اترائی ہے۔ راستہ اکثر آسان ہے۔ مگر پتھریلا ہونے کی وجہ سے
گھوڑوں کو کچھ تکلیف ہوتی ہے تقریباً ۲½ میل کے بعد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوکسر کا مقام آجاتا ہے۔ یہاں راستہ صاف میدان میں سے چلا گیا ہے۔ پانی ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ آگے کیل تار کا مقام ہے۔ کیل لفظ کالی کا مبدل ہے۔ اور نار درے کو کہتے ہیں۔ یہاں کالی بھگوتی کا استھاپن ہے۔ راستہ دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان میں سے چلا گیا ہے۔ کالی کی مورتی کے بھی ایک جگہ درشن ہوتے ہیں۔ اردگرد بوقلموں پھولوں کی کیاریاں ایسی سہانی معلوم ہوتی ہیں۔ جی چاہتا ہے۔ کہ خوب لوٹیں۔ اس ۔ وزاس جگہ بھی کئی حلوائیوں کی دوکانیں لگ جاتی ہیں۔ اور یاتری کچھ کھاپی کر دم لیتے ہیں۔ پانی بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ واپسی پر یاتری اسی کیل نار کے درے سے آکر بائیں طرف ہوکر کے راستہ سے جانے کے بجائے سیدھے ہتھیار اتلاؤ سے ہوکر استان مرگ جا ٹھہرتے ہیں

کیل نار سے پنجترنی تک راستہ اکثر صاف ہے۔ جو تقریباً ایک میل ہے۔ ایک نالہ راستہ کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے آگے ایک ٹیلہ آجاتا ہے۔ جس کو "آلسی ٹنگ" کہتے ہیں آلس کا ہل الوجودی اور ٹنگ ٹیلے کو کہتے ہیں۔ یہاں پہنچکر ایک پتھر پیچھے کی طرف زور سے پھینک مارتے ہیں۔ مطلب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دنیاوی برائیوں کو رخصت کر کے حقیقی معبود کے دربار میں باریابی کی قابلیت حاصل کی جائے۔ یہاں سے تھوڑی سی تنگ اور پتھریلی اُترائی ہے۔ جس کے نیچے "نگارہ بل" کا مقام ہے۔ نگارہ کشمیری میں ڈھول کو اور بل بھاری پتھر کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہتے ہیں۔ اس جگہ پتھروں کی ایک مچان سی بنی ہوئی ہے۔ جسپر چھڑی ٹھہری ہے۔ یہاں "پرینٹیور بھیرو" کا استھاپن ہے۔ ایک ڈھول بھی اس مچان پر رکھا ہوتا ہے۔ جس پر یاتری امرناتھ جی کا نام لیکر چوٹیں مارتے ہیں۔ بعض یاتری یہاں بھی پتھروں کی چھوٹی چار دیواری یعنی مٹھ کا بنا لیتے ہیں۔ آگے تھوڑی سی اترائی ہے جس کے بعد پنجترنی کا وسیع میدان ہے۔

اس میدان میں پانچ چھوٹے چھوٹے نالے ایک دوسرے کے قریب چلتے ہیں۔ عقیدت مند یاتری خصوصاً مستورات ان پانچوں نالوں میں نہا لیتی ہیں۔ بعض یاتری پانچوں نالوں میں سے کسی برتن میں تھوڑا تھوڑا پانی لیکر جمع کرتے ہیں اور پھر اس سے نہا لیتے ہیں۔ اور بعض صرف اچمن پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اس پوتر مقام کے مہاتم کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ کسی روز شام کے وقت اس جگہ مہادیو جی پاربتی جی کے ساتھ ٹانڈو یعنی ناچ کر رہے تھے۔ ناچ کے دوران میں مہادیو جی کی جٹائیں ڈھیلی ہوگئیں۔ اور گنگا جی جسکو مہادیو جی نے سر پر دھارن کیا ہوا ہے۔ باہر آکر پانچ شاخوں میں بہنے لگی جس کی وجہ سے اس جگہ کا نام پنجترنی پڑ گیا ہے۔ ان پانچوں نالوں میں باوجود ساتھ ساتھ چلنے کے مختلف قسم کا پانی پایا جاتا ہے کسی کا نہایت سرد۔ کسی کا بالکل گرم اور کسی کا سرد و گرم۔ جو اس مقام کی عظمت کا زندہ ثبوت ہے۔ یہ میدان تقریباً ۱/۲ میل لمبا ہے۔ جس کی دوسری طرف قیام گاہ ہے۔ یہاں پہنچکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک بڑا چھوٹا نالہ آجاتا ہے جس میں لوگ نہا دھو کر پوجا اور پنڈدان کرتے ہیں۔ یہ نالہ نیچے جاکر متذکرہ صدر پانچوں نالوں کے ساتھ مل کر امرادتی کے ساتھ اتصال کرتا ہے۔ اس جگہ کو سنگم کہتے ہیں۔

پنج ترنی

یہ وسیع اور عمدہ قیام گاہ بھیروگھاٹی کے دامن میں واقع ہے۔ چو طرفہ پہاڑوں کا نظارہ قابل دید ہے۔ یاترا کا بازار یہاں بھی حسب معمول لگتا ہے۔ سادھوؤں کے قیام کیلئے کئی مکان بنے ہوئے ہیں۔ لکڑی یہاں بھی بڑی مشکل سے مل جاتی ہے۔ آب وہوا نہایت سرد ہے۔ چونے کے پتھر بکثرت ملتے ہیں۔ اس مقام پر کافی اور گرم پوشش کا استعمال مناسب ہے۔ ارتفاع سطح سمندر سے ۱۲۹۰۰ فٹ ہے۔ یہاں کے موسم پر کوئی اعتبار نہیں۔ تھوڑی دیر میں دھوپ غائب ہو کر آسمان ابر آلود ہو جاتا ہے۔ اور پھر دم بھر میں سورج نکل آتا ہے اس اعجوبہ کو سوامی رام یوں بیان فرماتے ہیں۔

یہ پربت کی چھاتی پہ بادل کا پھرنا   وہ دم بھر میں ابروں سے پربت کا گھرنا
گرجنا۔ چمکنا۔ کڑکنا۔ نکھرنا   چھما چھم چھما چھم وہ بوندوں کا گرنا
عروس فلک کا وہ ہنسنا یہ رونا   میرے ہی لئے ہے فقط جان کھونا

یاترا یہاں چودس کے دن پہنچ کر پورنماشی کو گپھا کی طرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

درشنوں کو جاتی ہے۔ اور اسی روز پھر وہاں سے لوٹ کر عموماً دوسری رات کو بھی یہیں قیام کرتی ہے۔

پورنماشی کے روز یاتری علی الصباح ہی گپھا کو روانہ ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کا سامان اور اسباب پنج ترنی میں ہی چھوڑ کر صرف پوجا اور چڑھاوے کا سامان ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور روٹی واپسی پر پنج ترنی میں کھا لیتے ہیں۔ آمد و رفت کا تانتا برابر شام تک لگا رہتا ہے۔ بعض لوگ پورنماشی سے دو دن پہلے ہی سے اور بعض صرف پورنماشی کے دن فاقہ رکھتے ہیں

پنج ترنی سے امرناتھ جی جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک بھیرو گھاٹی کے اوپر سے۔ اور دوسرے سنت سنگھ کے راستے سے اول الذکر راستہ تقریباً ۴ میل ہے۔ چونکہ کسی قدر مشکل چڑھائی کا ہے۔ اس لئے کچھ عرصہ پہلے کسی سردار سنت سنگھ نے موخر الذکر راستہ جو ۳ میل ہے یاتریوں کی سہولت کی خاطر نکالا تھا عام یاتری خصوصاً مستورات اب سنت سنگھ والے راستہ ہی سے جاتے ہیں۔ صرف بہت تھوڑے یاتری بھیرو گھاٹی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ چھڑی بھیرو گھاٹی سے جاکر سنت سنگھ کے راستہ سے لوٹتی ہے۔ چونکہ متذکرہ بالا دونوں راستوں کا حال بیان کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے گپھا کی طرف جاتی دفعہ بھیرو گھاٹی کے راستہ کی نسبت لکھا جائیگا۔ اور گپھا سے واپسی پر سنت سنگھ والے راستہ کا ذکر کیا جائیگا۔

پنج ترنی سے امرناتھ جی بھیرو گھاٹی کے راستے سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پنج ترنی سے روانہ ہوتے ہی بھیرو گھاٹی کی چڑھائی ہے چڑھائی مجموعی طور پر سخت اور کسی قدر خوفناک ہے۔ کمزور، بیمار، کم ہمت اور ڈرپوک یاتریوں کو ہرگز اس راستہ کا ارادہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یاتری اس راستہ سے صرف پیدل جا سکتے ہیں جاتے وقت ٹھہر ٹھہر کر اور دم لے لیکر چلنا اچھا ہے۔ رواروی اور جلدی مناسب نہیں۔ اردگرد خودرو پھولوں کا سہانا منظر خوب دلکش معلوم ہوتا ہے۔ گھاٹی کی مشکلات کی نسبت سوامی رام جی لکھتے ہیں ؎

گلوں کی یہ کثرت ارم روبرو ہے ۔۔۔ یہ میری ہی نکہت ہے میری ہی بو ہے
چڑھائی مصیبت اترنا یہ مشکل ۔۔۔ پھسلتی برف اس پہ آفت یہ بادل
قیامت کی سردی بلا کا یہ منزل ۔۔۔ یہ بو بوٹیوں کی گھبرا گیا دل
یہ دل لینا جان لینا کس کی ادا ہے ۔۔۔ میرا جان جاں جس پہ شکتی فدا ہے

ابتداء میں ۱/۲ میل تک چڑھائی بالکل آسان ہے۔ اور آگے کسی قدر مشکل ہے۔ کیونکہ یہاں چونے کی باریک مٹی پر پاؤں کے پھسلنے کا خطرہ رہتا ہے۔ کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے کنکر بھی باعث تکلیف ہوتے ہیں۔ کسی کسی جگہ جمی ہوئی برف راستہ میں پڑی ہوئی موجود رہتی ہے۔ پیچ دار راستوں سے چلنے کے باعث تکان کم محسوس ہوتی ہے۔ مشکل گزار یا خوفناک جگہوں پر یاتریوں کو کسی قسم کا وہم یا خوف دل میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلم کا ساتھ ہونا ازبس ضروری ہے اگر راستہ کے دائیں بائیں گھاس پر سے آدمی چلے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ چونکہ اس راستہ کے گرد کہیں جھاڑیاں یا پتھر موجود نہیں اس لئے کسی قدر خطرناک معلوم ہوتا ہے۔ اس گھاٹی پر بھی زہریلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بوٹیوں کا بیہوش کن اثر ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ گھاٹی کا تقریباً ایک
میل طے کرنے کے بعد ہموار زمین آجاتی ہے۔ جس کو مالنش کہتے ہیں
یہاں ایک نالہ بھی چلتا ہے۔ جو بھیرو نالہ کہلاتا ہے۔ یہاں سے چوٹی
تک ۲½ میل کے قریب چڑھائی ہے۔ ہر طرف بلکہ راستہ میں بھی جمی
ہوئی برف نظر آتی ہے۔ چونے کے پتھر بھی کہیں کہیں ملتے ہیں گھاٹی
پہ بھیرو نالہ کے سوا پانی نایاب ہے۔ چڑھائی کا آخری حصہ ڈھلوان
اور کسی قدر مشکل ہے۔

گھاٹی کی چوٹی پر ایک بھاری پتھر کھڑا نظر آتا ہے۔ یہ ڈامبریشور
بھیرو کا استھان ہے۔ جس کے مہاتم کی نسبت درج ہے۔ کہ ایک روز
مہادیو جی کمار جی کے ساتھ دیر تک کھیلنے میں مشغول رہے۔ اسی مصروفیت
میں سندھیا کا وقت گزر گیا۔ کیونکہ ڈامبریشور بھیرو جس کو سندھیا
کے وقت نقارے پر چوٹ مارنے کا حکم تھا۔ سو گئے۔ مہادیو جی نے کرودھ
میں آکر اس کو سراپ دیکر پتھر کی صورت میں تبدیل کیا۔ یاتری اس
جگہ پوجا پاٹھ کر لیتے ہیں۔ ایک پروہت بھی یہاں ٹھہرتا ہے بھیرو جی
کی چھڑی بھی اس روز یہاں رکھی جاتی ہے۔ بھیرو کی مورتی چونکہ گھاٹی
کے عین سر پر ہے۔ اس لئے یاتریوں کو اس کے طواف کی کوشش کرتے
ہوئے ہرگز اپنے آپکو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ کچھ عرصہ پہلے سادھو لوگ یہاں سے اپنے آپکو گرا کر
اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتے تھے وہ ایسی موت کو ذریعہ نجات سمجھ لیتے تھے مگر اب طریقہ بالکل بند ہو گیا ہے
بلکہ سرکار کیطرف سے بھی سخت ممانعت ہے بھیرو کی چوٹی سے نظر گپھا رسید بھی چلی جاتی ہے یاتری گپھا میں
آتے جاتے اور ادھر ادھر گھومتے ہوئے ہو بہو ایسے نظر آتے ہیں
گویا بیشمار چیونٹیاں قطار در قطار اپنے مسکن میں دانے دنکے لیجا رہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں۔ یہ خوشنما نظارہ ایسا دلفریب ہوتا ہے۔ کہ گھنٹوں دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ گھاٹی کی بلندی سطح سمندر سے تقریباً ۱۵۰۰۰ فٹ ہے۔

گھاٹی کی دوسری طرف گیبھا گیجانب ½ ۱ میل کی اُترائی ہے شروع میں راستہ کہیں کہیں کسی قدر مشکل اور خوفناک ہے۔ یہاں تک کہ حیوان کیطرح ہاتھوں کا سہارا لینا پڑتا ہے کسی کسی جگہ راستہ برف کے اوپر سے چلا گیا ہے تھوڑی دور اُتر کر ایک بھاری پتھر کے نیچے سے ۳ گز کا تنگ راستہ جاتا ہے جہاں دائیں بائیں بھاری پتھروں کے ٹکرے رہنے کے باعث ایک کوٹھری سی بنی ہے اسکو گربھ جون یا گربھ یاترا کہتے ہیں۔ اس میں تقریباً چھ سات آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اس کے باہر بھی گو اُترائی کے راستے ہیں۔ مگر یاتریوں کے لیئے اس گربھ یاترا ہی میں سے گزرنے کی ہدایت لکھی ہے۔ یہ کوٹھری اس قدر پست ہے۔ کہ آدمی کو بیٹھ کر چلنا پڑتا ہے۔ اس کے مہاتم کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ کہ مہادیو جی نے نندی گن کو اس جگہ کسی بُرے پرش کو آگے جانے سے روکنے کے لئے بٹھا رکھا تھا۔ مگر بُرے لوگ زبردستی سے آگے بڑھ ہی جاتے تھے۔ بعد میں مہادیو جی نے یہاں ایک ڈیوڑھی اس قسم کی بنالی۔ کہ جس سے پاپی داخل نہ ہوسکیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ پہلے زمانہ میں واقعی پاپی لوگ اس ڈیوڑھی میں سے جسکو گربھ غار بھی کہتے ہیں۔ نہیں گزر سکتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے۔ کہ یہ راستہ سال بہ سال تنگ ہوتا جاتا ہے۔

یہاں سے آگے ½ میل کے قریب صاف اور ڈھلوان دار اُترائی ہے۔ نیچے دامن میں پہنچکر دائیں طرف جھاڑیوں میں چلنے کے بعد سری سوامی امرناتھ جی کی گپھا آجاتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شری امرناتھ گپھا اور امرشیو لنگ

برف جس میں ستی ہے جڑ نہ ہے لاشے — امرلنگ ایستادہ چیتن کی جا ہے
ملے یار ہو وصل سب فاصلے طے — یہی روپ اُتم امرناتھ کا ہے
وہ آئے اپاسک تعین مناسب — رہا رام ہی رام ہیں۔ تو مذاہب

شری امرناتھ جی کی گپھا بھیرو بال کے مقابل کے پہاڑ کے دامن میں جس کو امرناتھ یا کیلاش کہتے ہیں۔ تقریباً ۵۰ گز کی بلندی پر واقع ہے۔ امرناتھ پہاڑ کے جنوب میں کوہ نار ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے۔ اور مغرب کی طرف کوہ گواشہ برار ۱۷۸۰۰ فٹ بلند ہے۔ گپھا کیا ہے۔ گویا ایک عالی شان مکان ہے جس کی ڈیوڑھی پر ایک خوبصورت اور شاندار محراب بنا ہوا ہے۔ گپھا قدرتی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی بناوٹ اور کاریگری انسانی طاقت سے باہر ہے۔ گپھا تقریباً ۴۰ گز لمبی ۲۵ گز چوڑی۔ بلندی مختلف طور پر۔ اسے ۱۵ فٹ تک ہے فرش ڈیوڑھی کی طرف ڈھلوان دار ہے۔ اور اندر سے ہموار ہے تقریباً ۳۰۰ آدمی اس میں سما سکتے ہیں۔ ارتفاع تقریباً ۱۳۵۵۰ فٹ ہے۔ گپھا کے اوپر سے بائیں طرف امرگنگا اور دائیں طرف امراوتی بہتی ہے۔ جو گپھا کے نیچے دامن میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ گپھا کے ارد گرد اور اوپر اس موسم میں اکثر برف کہیں نظر نہیں آتی۔ گپھا کے سقف سے متواتر پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ جس کو امرت جل کہتے ہیں۔ یہ پانی ایک گڑھے میں جمع ہوتا ہے جو امرکنڈ کہلاتا ہے یاتری یہاں سے چرن امرت لیتے ہیں۔ اور کچھ پرشاد کے طور پر بوتلوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیں ساتھ لے جاتے ہیں گپھا کی دیواریں بلور کی مانند سفید ہیں۔ اردگرد کی سفید اور نرم مٹی امر بھبھوتی کہلاتی ہے۔ جسے یاتری جسم پر ملتے ہیں گپھا میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ امریشور کا حیرت انگیز اعجاز نما اور قدرتی طور پر تیار شدہ برفانی لنگ یخ کی پرنالی پر موجود ہے۔ اور ساتھ ہی دائیں اور بائیں طرف گنیش جی اور پاربتی جی کی مورتیاں ہیں لنگ مہادیو جی کے شکھر پر دھارن کئے ہوئے چندرما کی "اما" کلا کی شکتی کے باعث چاند کے ساتھ ساتھ بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ اور پورنماشی کے روز پورے لنگ کے درشن ہوا کرتے ہیں۔ لنگ کے ساتھ ہی شش ناگ کا آکار بھی پایا جاتا ہے۔ لنگ نہایت ادھبت اور منوہر ہے۔ اور پرنالی بھی بہت سندر معلوم ہوتی ہے۔ گویا کسی مشہور کاریگر نے بڑی مشقت کے بعد کمال صفائی کے ساتھ تیار کی ہے۔

لنگ کے درشنوں سے صد درجہ کی شانتی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی سدھ نہیں رہتی۔ اپنے پرائے کا امتیاز رنج و راحت کا احساس نہیں رہتا۔ عیال و اطفال تو درکنار۔ اپنے آپ کی بھی کوئی خبر نہیں رہتی۔ واپس لوٹنے کو جی نہیں چاہتا۔ یاتری جوش عقیدت سے کچھ ایسے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ کہ گپھا سے مڑ مڑ کر پھر اندر کھچے جاتے ہیں اس حالت کو سوامی رام نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے ؎

یاں نام کہاں اور روپ کہاں۔ اخفا کہاں اظہار کہاں
نہیں ایک جہاں۔ دو چار کہاں اور مجھ میں سوچ وچار کہاں
یاں باپ کہاں استاد کہاں۔ گورو چیلے کا یاں کاد کہاں
احسان کہاں آنند کہاں یاں خادم اور سردار کہاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تپ دان اور گیان اور دھیان کہاں یاں خواب کہاں بیدار کہاں
گھر بار کہاں ۔ کہسار کہاں میدان کہاں اور غار کہاں
جب غیر نہ کوئی خوف کہاں ۔ گلزار کہاں اور خار کہاں
یاں غیر کا دار و مدار کہاں ۔ یاں بندہ اور سرکار کہاں
اقبال کہاں ادبار کہاں ۔ یاں بیٹھی کسی کو بار کہاں
یاں پُن کہاں اور پاپ کہاں ۔ صلح کہاں پیکار کہاں

گپھا میں سے اس روز چمکدار پروں والے کبوتروں کی جوڑیاں نکل کر پھرتی رہتی ہیں ۔ یاتری بڑی عقیدت مندی کے ساتھ ان کے درشن کرتے ہیں ۔ یہ دراصل مہادیو جی کے رودر گن بتلائے جاتے ہیں یہ حیرت انگیز امر ہے ۔ کہ ایسی سنسان جگہ پر جہاں درختوں کا نام و نشان نہیں ۔ حیوان تو درکنار ۔ حضرت انسان بھی ایک دو دن بمشکل گذار سکتا ہے ۔ کبوتر موجود رہتے ہیں ۔ گپھا میں لنگ اور مورتیوں کے سوا اور کہیں برف کا نام و نشان نہیں ملتا ۔ اور نہ ہی گپھا کے اوپر کہیں برف موجود نظر آتی ہے ۔ جو اس بات کی بین دلیل ہے ۔ کہ مقدس تیرتھ میں کچھ نہ کچھ راز عظمت ضرور مخفی ہے ۔ بعض عقیدت مند اور پاکیزہ خیالات کے یاتریوں کو کئی دفعہ یخ کے نیچے سے ایک لمبے سفید اور تاج دار سانپ کے درشن ہوئے ہیں

یاتری یہاں پہنچکر پہلے امرگنگا اور امراوتی کے اتصال کے مقام پر نہا لیتے ہیں ۔ اور اس کے بعد مرد عموماً اور سادھو لوگ خصوصاً صرف بھوج پتر یا نئے کپڑے کے لنگوٹے باندھکر اور سارے جسم پر امر بھبوتی لگا کر ننگے ہی گپھا میں درشنوں کے لئے داخل ہو جاتے ہیں ۔ مستورات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صرف ایک پاک اور صاف دھوتی یا کپڑا پہن کر جاتی ہیں۔ درشن کے بعد واپس آکر صاف اور پاک کپڑے لگائے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ جنیو تک بھی تبدیل کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں فراغت کے ساتھ پوجا اور چڑھاوے کا سامان لیکر یاتری بھر گپھا میں داخل ہوتے ہیں۔ یہاں اور تیرتھوں کی طرح کسی ترتیب یا ضابطہ کی پوجا نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ آنند اور شانتی کی وجہ سے وجد میں آکر از خود رفتگی کی حالت میں یاتری جوش عقیدت سے جیکارے کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہانتک کہ کثرت مسرت کے باعث یاتری اُچھلتے اور کودتے بھی نظر آتے ہیں۔ یہ سماں کچھ ایسا ہوتا ہے کہ بعد میں اسکی یاد انسان سے ہر وقت محبت اور عقیدت کے آنسو بہا دیتی ہے۔ اور دل پر عجب وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بقول سوامی رام یہ راحت مجسم۔ یہ آرام میں ہوں کہاں کوہ و دریا یہاں میں ہی میں ہوں

بیشک اگر اس پوتر تیرتھ کے ذرہ ذرہ میں یہ مقناطیسی اثر نہ ہوتا تو ہر سال ہزاروں یاتری سینکڑوں منزلیں طے اور زر کثیر صرف کر کے یہاں آتے ہی کیوں۔ یہاں سے جانے کے بعد بھی یاتریوں کے دلوں میں اس آنند اور شانتی کی مستی اور سرور کچھ عرصہ کے لئے قائم رہتا ہے۔

امر یشور لنگ پر انواع و اقسام کے چڑھائے ہوئے پھول اس کی شوبھا کو دوبالا کرتے ہیں۔ دھوپ کی سوگندھی سے ساری گپھا مہک اُٹھتی ہے۔ اور دیپوں کی روشنی ہر طرف ایک انوکھی انداز سے پھیلتی ہے۔ آرتی کے وقت آسمان گونج اُٹھتا ہے۔ عقیدت اور حیثیت کے مطابق چڑھاوا رکھا جاتا ہے۔ پروہت اور پنڈے ہر طرف موجود رہتے ہیں۔ کثرت مجمع کی وجہ سے خوب دھکا دھکی ہوتی ہے اگرچہ پولیس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی حفاظت کے لئے گپھا میں تعینات رہتی ہے۔ مستورات عموماً بیش بہا کپڑے قیمتی زیورات اور نقدی نذر کرتی ہیں۔ مذہبی نکتہ خیال سے چڑھاوے کے لئے عمدہ اور سفید پھل پھول۔ سفید کپڑے۔ نافہ۔ کیسر۔ چندن۔ کافور۔ سونا چاندی۔ دھوپ۔ میوے اور دیبی جی کے لئے سرخ رنگ کے کپڑے اور پھول زیادہ موزوں اور ضروری ہیں۔ مرد اور عورت کے لئے یہاں ایک ہی طرح کی پوجا لکھی ہے۔ امراوتی میں نہا کر امر بھبھوتی لگانا ضروری ہے ورنہ کہا جاتا ہے۔ کہ دوسرے جنم میں بدن پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں امریشور لِنگ کا آگمن یعنی ہم آغوشی بھی ضروری ہے۔ گپھا میں ننگے بدن یا نئے کپڑے رنگا کر ہی داخل ہونے کی ہدایت لکھی گئی ہے جو یاتری کسی قسم کا شک۔ شبہ دل میں لیکر آئے۔ اس کے لئے بھاری پاپ بتایا گیا ہے۔ یاترا کے تمام پنچتیرتھوں پر جانے کے لئے خوب تاکید کی گئی ہے۔ گزشتہ پاپوں کا پسچاتاپ اور آئندہ شُدھ رہنے کی پرتگیا بھی ضروری ہے۔ لنگ کا آدھا پرکرما کرنا بھی واجبی ہے۔ یاتریوں کے لئے اس جگہ بھی مٹھکائیں بنانے کی ہدایت کی گئی ہے

اس روز یہاں بھی ایک دو حلوائیوں کی دو کانیں لگ جاتی ہیں یاتری پوجا پاٹھ سے فراغت پا کر اور کچھ کھا پی کر پنج ترنی واپس روانہ ہوتے ہیں۔ رات کو یہاں قیام نہیں کیا جاتا۔ اس روز چونکہ تمام یاتریوں کا برت ہوتا ہے۔ اس لئے پاک اشیاء خوردنی ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ یاتریوں کے جانے کے بعد زیر حفاظت افسران متعلقہ چڑھاوا ان کے حصہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

واپسی یاترا

امرناتھ جی کی گپھا سے واپسی پر عموماً یاتری اس روز بھی پنج ترنی ہی میں ٹھہرتے ہیں۔ البتہ جو یاتری زیادہ سویرے گپھا سے لوٹتے ہیں وہ پنج ترنی میں روٹی وغیرہ کھا کر استان مرگ جا ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے دوسرے روز چندن واڑی یا پہلگام جا کر آگے روانہ ہوتے ہیں غرض واپسی پر یاتریوں کے لئے مل کر چلنے کی کوئی پابندی نہیں۔ یوں تو یاتری واپسی پر گھر پہونچنے کی جلدی میں روزانہ دو منزلیں طے کر لیتے ہیں۔ مگر دراصل منزل بہ منزل جانا ہی مناسب ہے۔ یاترا کی چھڑی گپھا سے واپس آ کر پنج ترنی میں ٹھہرتی ہے۔ اور منزل بہ منزل چندن واڑی پہلگام اور مٹن میں قیام کرتی ہوئی لوٹتی ہے۔ سرکاری انتظام بھی چھڑی کے ساتھ ساتھ مٹن تک بدستور قایم رہتا ہے۔

امرناتھ جی سے پنجترنی سنت سنگھ کے راستے سے

چھڑی گپھا سے اب سنت سنگھ والے راستہ سے لوٹتی ہے۔ یوں تو گھوڑے اور ڈولیاں اس راستہ سے برابر گپھا تک آ سکتی ہیں۔ مگر راستہ کے بے ڈھنگے اور تنگ ہونے کے باعث پیدل آنا ہی مناسب ہے۔ دھارمک نکتہ خیال سے بھی اگر ساری یاترا پیدل طے نہ کی جا سکے۔ تو بھی کم از کم یہ آخری منزل پیدل ہی طے کرنی مناسب ہے

گپھا سے روانہ ہو کر تقریباً ۱½ میل تک راستہ نہہ نار کے درہ میں سے گیا ہوا ہے۔ نہہ کشمیری زبان میں منزل مقصود سے مراد ہے۔ اور نار درے کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہتے ہیں۔ یہ راستہ صاف اور ہموار ہے۔ جس کے چاروں طرف زمین اور پہاڑوں پر کی یخ بستہ برف کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ سونمرگ کا راستہ اسی جگہ مل کر گپھا کو جاتا ہے۔ آگے آدھ میل کے قریب پراں دتو کی پیچ دار چڑھائی ہے۔ یہاں راستہ کی تنگی اور کثرت مجمع کے باعث خوب دھکا دھکی رہتی ہے۔ البتہ جو لوگ زیادہ سویرے یا زیادہ دیر سے روانہ ہوں۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پراں دتو کی چڑھائی کے بعد تھوڑے فاصلہ تک ہموار زمین ہے۔ اور اس کے بعد آدھ میل کے قریب "پراردتو" کی اترائی ہے۔ یہ اترائی کہیں کہیں کسی قدر مشکل ہے ارد گرد پہاڑوں کی برفانی چوٹیاں اور ان میں سے بہتے ہوئے پانی کے نالے خوب سہانے معلوم ہوتے ہیں۔ اترائی میں پنج ترنی کے قیام پر بھی سیدھی نظر جا پڑتی ہے۔ نیچے جا کر امراوتی کا نالہ بھی آملتا ہے گھوڑے اور پالکیاں آتی دفعہ عموماً اسی مقام تک لائی جاتی ہیں یہاں سے ½ میل کے قریب آگے جا کر سنگم کا مقام بھی آجاتا ہے۔ یہاں امراوتی اور پنج ترنی کی ندیاں مل جاتی ہیں۔ یاتری یہاں نہا دھو کر پنڈدان کرتے ہیں۔ جَو کے آٹے کے پنڈ دل۔ سونے کی پرتما اور ریٹھ وان کرنیکا یہاں بھاری پھل لکھا ہے۔ یہاں سے چل کر یاتری پنج ترنی کے قیامگاہ پر جا ٹھہرتے ہیں۔ اس پورنماشی کی رات کو چاندنی کی آب و تاب اور اس پر یاک بادلوں کے منظر کا خاکہ سوامی رام نے یوں کھینچا ہے

عجب لطف ہے کوہ پر چاندنی کا ۔۔۔ یہ نیچر نے اوڑھا ہے جالی دوپٹا

دکھاتا ہے آدھا چھپاتا ہے آدھا ۔۔۔ دوپٹے نے جوبن کیا ہے دوبالا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پنچ ترنی سے استان مرگ

پنچ ترنی سے "زگارہ بل" اور آلس ٹینگ" سے ہو کر کیل نار تک والپسی کا بھی وہی راستہ ہے۔ جہاں سے آتی دفعہ یاترا کا گزر ہوتا ہے۔ کیل نار پہنچکر بائیں طرف ہوکسر کے راستہ سے واوجن جانے کی بجائے جہاں سے یاترا آئی تھی۔ والپسی پر یاترا ایریہی "پوش پتھر" اور ہستھیار اتلاؤ کے راستہ سے جاتی ہے۔ کیل نار سے راستہ کسی قدر چڑھائی کا ہے ارد گرد پہاڑوں اور سبزہ زاروں کا نظارہ قابل دید ہے۔ تقریباً ایک میل طے کرنے کے بعد پوش پتھر کی ہموار زمین آجاتی ہے۔ پوش کشمیری زبان میں پھول اور پتھر ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ یہاں چاروں طرف گوناگون پھولوں کے مسلسل تختے ایک سہانا منظر پیش کرتے ہیں نرم اور سبز گھاس ان پھولوں کے ساتھ اس انداز سے اُگی ہے۔ گویا گلکاری کی سبز منکلف چادریں بچھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پریاں اس جگہ ناچ کر راجہ اندر کی خوشنودی کے پروانہ حاصل کرتی ہونگی آگے تھوڑی سی تنگ چڑھائی آجاتی ہے۔ جہاں راستہ میں اکثر برف موجود رہتی ہے۔ آگے پھر ہموار زمین ہے۔ راستہ کے بائیں طرف ہستھیار اتلاؤ کا چشمہ ہے۔ یہ پہلے کی نسبت اب خشک ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے اسکو "خشک سر" بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی گئی ہے۔ کہ کسی موقع پر یہاں دیوتاؤں اور راچھسوں کے درمیان بھاری لڑائی ہوئی تھی۔ اور مہادیوجی کے نندی گن نے راچھسوں کو اسی سر میں مار ڈبویا تھا۔ روایت کے مطابق اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جگہ اونچا بولنا اور چشمہ کی طرف دیکھنا ممنوع ہے۔ بعض مصنفوں کے خیال کے مطابق شروس ناگ جس کا ذکر شیش ناگ کے باب میں آچکا ہے سابقہ مسکن جہاں شہر پرتالہ باری ہوئی تھی یہی چشمہ ہے۔ یہ مقام یاتریوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ کیونکہ اگر بارش یا برف آجائے۔ تو پہاڑ سے پسیاں گرنے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ بعض اوقات اسی وجہ سے اس جگہ ہزاروں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ۱۴۴۰۰ فٹ بلند ہے۔ یہاں بھی ہر طرف خود رو پھولوں کی افراط ہے۔ آگے تھوڑی سی چڑھائی ہے۔ اور پھر "ساسہ کٹی" کی اترائی آجاتی ہے۔ کشمیری زبان میں ساس ہزار کو اور کٹی جو کھوٹو کا مبدل ہے۔ ایک چکر کو کہتے ہیں۔ گویا اس اترائی میں ایک ہزار چکر ہیں۔ یاترا کی تمام اترائیوں اور چڑھائیوں میں سے یہ اترائی زیادہ مشکل اور خطرناک ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اس جگہ کہر پڑ کر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور یاتری سخت عذاب میں پڑ جاتے ہیں۔ بارکش گھوڑوں کی جان خصوصاً خطرے میں رہتی ہے۔ ہر سال کئی گھوڑے مر جاتے ہیں۔ اگر بارش ہو۔ تو خدا ہی حافظ ہے۔ بعض اوقات بارش کی وجہ سے کئی یاتریوں کی جانیں بھی تلف ہوئی ہیں۔ "ساسہ کٹی" کی بلندی سطح سمندر سے ۱۴۹۵۰ فٹ ہے۔ اترائی دو میل اور ڈھلوان ۲۸۵۰ فٹ ہے۔ شمال کی طرف ہر بھگوان کا پہاڑ ۱۶۰۵۵ فٹ بلند ہے راستہ کے دائیں طرف ایک خوفناک درہ ہے۔ بعض بے سمجھ یاتری جلدی میں اسی درہ سے اترتے ہیں۔ ایسی حرکت سخت خطرناک ہے۔

اترائی کا ابتدائی حصہ پتھریلا ہے۔ جہاں پاؤں پھسلنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس کے نیچے ایک ہموار جگہ آجاتی ہے۔ جہاں یاتری ٹھہر کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نوبت بہ نوبت اُترنا شروع کرتے ہیں۔ گھوڑوں کے ساتھ ساتھ اُترنا سخت خطرناک ہے۔ اس اترائی میں گھوڑے کوئی کام نہیں دیتے۔ راستہ نہایت تنگ اور پیچ دار ہے۔ پولیس ساتھ ساتھ انتظام کرتی رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی سناتن دہرم سیوا سمتی بھی سیوا دیتی رہتی ہے۔ راستہ کئی جگہ ریتلا ہونے کی وجہ سے خوف کا اندیشہ رہتا ہے۔ اُترائی کے آخیری حصہ میں عموماً برف موجود رہتی ہے۔ نیچے اُتر کر استان مرگ کا پڑاؤ آجاتا ہے۔

استان مرگ

یہ ایک وسیع اور ہموار قیام گاہ ہے۔ جہاں ایک شیرین اور خوشنما نالہ بہتا ہے۔ حسب معمول یہاں بھی یاترا کا بازار لگتا ہے۔ گرد و پیش کا نظارہ عجب دلفریب ہے سلسلہ کوہ اور گنجان جنگلوں کا منظر ایک عجب کیفیت پیدا کرتا ہے۔ ارتفاع ۱۲۱۰۰ فٹ کے قریب ہے۔ کوٹ کے مقام کے بعد یہ پہلا مقام ہے۔ جہاں یاتری درختوں کا منہ دیکھ لیتے ہیں۔ جو لوگ پورنماشی کو ہی پنج ترنی سے لوٹتے ہیں۔ وہ رات کو اسی جگہ قیام کر کے آگے روانہ ہوتے ہیں۔ اور جو یاتری دوسرے روز پنج ترنی سے روانہ ہوں۔ وہ یہاں صرف دو چار گھنٹے ٹھہر کر آگے چندن واڑی میں قیام کرتے ہیں۔ اسی روز چونکہ یاتریوں کو دو پڑاؤ طے کرنے پڑتے ہیں۔ انکو لازم ہے۔ کہ پنج ترنی سے سویرے ہی روانہ ہوں۔

استان مرگ سے چندن واڑی

ابتدا میں راستہ تقریباً ا ایک میل تک صاف ہے پانی ہر جگہ دستیاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو سکتا ہے۔ اردگرد کے جنگلوں میں بھوج پتر اور یاری کے درخت خوب بہار دیتے ہیں۔ کہیں کہیں آتش بستہ برف کے اوپر سے چلا گیا ہے۔ آگے "بتنہ پلو" کا مقام ہے جس کے تھوڑی سی چڑھائی ہے۔ یہاں بائیں طرف ڈھلوان کے نیچے "ہاروٹ" کا نالہ بہتا ہے۔ اس مقام کا بھی گرد و پیش کا نظارہ دلفریب ہے۔ آگے پھر "ہاروٹ گراٹ" "آلس پتھر" اور "پھلورس" کے مقامات میں سے یاترا کا گذر ہوتا ہے۔ جو ایک دوسرے کے قریب قریب واقع ہیں۔ کہیں کہیں تھوڑی سی اترائی اور چڑھائی ہے۔ چو طرفہ قدرتی نظارہ میں خاص دلفریب کشش ہے۔ نالہ کی روانی کی سریلی آواز۔ طائران خوش الحان کے چہچہے۔ سبزہ اور خودرو پھولوں کے تختے اس قدر پر لطف اور فرحت بخش معلوم ہوتے ہیں۔ کہ راستہ کی تمام کلفتیں فراموش ہو جاتی ہیں۔ آگے "ات نگر" کی آسان چڑھائی ہے۔ اوپر جاکر پھر چندن واڑی کی طرف تقریباً ۳ میل کی اترائی ہے اترائی گو مجموعی طور پر آسان ہے۔ مگر کسی کسی جگہ کچھ مشکل بھی ہے یاتریوں کو لازم ہے۔ کہ اس روز پڑاؤ پر سویرے پہونچنے کی کوشش کریں۔ ورنہ بعد میں تاریکی کی وجہ سے بڑی مشکل کا سامنا ہو جاتا ہے روشنی کا ساتھ رکھنا بھی مناسب ہے نیچے آکر چندن واڑی کا مقام ہے

چندن واڑی سے سری نگر

چندن واڑی سے سرینگر کے تمام مقامات کے حالات درج کئے گئے جاچکے ہیں۔ اب یہاں صرف اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ چندن واڑی سے بعض یاتری ایک روز پہلگام اور پھر وہاں سے دوسرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روز عیش مقام یا مٹن میں قیام کر کے آگے سرینگر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ اور بعض یاتری ایک ہی روز میں چندن واڑی سے عیش مقام جاکر پھر وہاں سے دوسرے روز مٹن یا انت ناگ پہنچکر سرینگر جاتے ہیں۔ دولتمند اور خوش حال یاتری پہلگام سے آگے ٹانگوں لاریوں یا موٹروں میں سرینگر جا پہونچتے ہیں۔ بعض لوگ انت ناگ پہنچ کر "کھنہ بل" پر کشتیوں میں سوار ہو کر سرینگر جاتے ہیں۔ باربرداری اور سرکاری انتظام صرف مٹن کے پڑاؤ تک ہی قایم رہتا ہے۔ انت ناگ میں بھی سرینگر کے لئے گاڑیاں ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جن بیرونی شہروں کے یاتریوں کو کشمیر میں ٹھہرنا مطلوب نہ ہو۔ ان میں بعض انت ناگ ہی سے بانہال کے راستہ جموں سے ہو کر پنجاب وغیرہ واپس چلے جاتے ہیں۔ عموماً واپسی کے وقت بیرونی شہروں کے یاتری مٹن اور انت ناگ سے طرح طرح کی اشیاء جیسے گبھے۔ کام دار چادریں۔ چرخے۔ کانگڑیاں۔ کانسی اور پیتل کے برتن وغیرہ بطور تحفہ خرید کر لے جاتے ہیں۔

یاترا سے واپسی پر ایک اور تیرتھ جس کا نام نو دل ہے۔ یاتریوں کو جانا ضروری ہوتا ہے۔ یہ تیرتھ اونتی پورہ کے قریب واقع ہے۔ جہاں جہاں بعض یاتری "گنگن بل" کے مقام ہی سے بجبہارہ کے راستہ سے اور بعض اونتی پورہ کے پڑاؤ سے جاتے ہیں۔

بجبہارہ کا راستہ

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ پہلگام سے ... پہنچ جانے کے دو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راستے ہیں۔ ایک عام اور مروج راستہ انت ناگ۔ مٹن اور عیش مقام کے پڑاؤں اور دوسرا "کنل ون" "کوٹھس" "دلرامہ" اور بال گمیلن کے مقامات میں جاتا ہے۔ دونوں گنیش بل کے مقام پر مل جاتے ہیں۔ اول الذکر راستہ کے مفصل حالات پہلے درج کئے جا چکے ہیں۔ اور اب موخر الذکر راستہ کا مختصر حال درج کیا جاتا ہے۔

یہ راستہ بجبہاڑہ کی سڑک کے نام سے مشہور ہے۔ پہلے پہل یہی یاترا کا اصلی راستہ تھا۔ کیونکہ اس میں کئی متبرک مقامات بھی واقع ہیں۔ مگر اب سہولت کی خاطر بہت تھوڑے یاتری اور وہ بھی زیادہ تر دیہات کے لوگ اس راستہ سے جاتے ہیں۔ اس طرف سے کوئی سرکاری انتظام نہیں ہوتا۔ اشیاء خوردنی۔ باربرداری اور دیگر ضروریات کا انتظام بجبہاڑہ میں بآسانی ہو سکتا ہے۔ بارکش گھوڑا یہاں سے واپسی تک دس روپیہ کرایہ پر مل سکتا ہے۔ راستہ "کولر" کے مقام تک صاف اور عمدہ ہے۔ اور پھر گنیش بل تک اترائی چڑھائی ہے۔ اگرچہ دلرام کے مقام تک تانگہ بھی جا سکتا ہے۔ مگر یاتری عموماً پیدل ہی آیا کرتے ہیں۔ اور بعض گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے ہر سال اس سڑک کی مرمت ہوتی ہے۔ اور حسب ضرورت مختلف مقامات پر پل بنائے گئے ہیں۔ دریائے لِدر راستہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اردگرد کے جنگلوں کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ "کولر" کے مقام سے ذرا آگے جا کر پھر آبادی کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ یاتری سرینگر سے روانہ ہو کر پہلے [illegible] عموماً بجبہاڑہ میں قیام کرتے ہیں۔ دوسرے دن کسی [illegible] پر ٹھہر کر تیسرے روز پہلگام پہنچ جاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جہاں وہ عام یاتریوں کے ساتھ مل کر آگے روانہ ہوتے ہیں۔ یہ راستہ
کل ۲۴ میل کے قریب ہے

بجبہاڑہ سے گنیش بل

بجبہاڑہ سے روانہ ہوکر "زیرپورہ" "کیہرکدل" اور "کھٹلی پورہ" کے مقامات میں سے تقریباً ۳/۴ میل جاکر "تھجوارہ" کا گاؤں آجاتا ہے یہاں سڑک سے قریب ہی ایک قابل دید گپھا ہے۔ جس میں ایک اعجاز نما لنگ موجود ہے۔ گھاس کی جٹائیں لنگ کے اوپر دلکش معلوم ہوتی ہیں۔ جن سے صرف یاترا کے دنوں میں لنگ کے اوپر پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی ایک چشمہ بھی ہے۔ یاتری یہاں اشنان اور پوجا کرتے ہیں۔ تقریباً ۳/۴ میل آگے "کنل ون" واقع ہے۔ یہاں بھی ایک گپھا میں لنگ موجود ہے۔ جہاں سے پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ اس جگہ سے آگے "بجبی کنڈ" اور "وُوڑ ہائی" کے دیہات سے ہوکر تقریباً ۳/۴ میل کے بعد "سیر گھپوارہ" کا مقام آجاتا ہے۔ اس جگہ پاس کی پہاڑی پر عالیشان گپھا ہے۔ جہاں سورج دیوتا کا استھان ہے۔ یہاں سے آگے راستہ پہاڑوں کے دامن میں سے چلا گیا ہے۔ تقریباً ۲ ۱/۲ میل کے بعد "کوکٹس" کا گاؤں آجاتا ہے۔ یہاں ایک پور چشمہ ہے۔ جو نانا ناگ کہلاتا ہے۔ اس میں کئی مورتیاں ہیں۔ اس جگہ ہندو بھی بستے ہیں قیام کے لئے مناسب مقام ہے۔ یہاں کے کماروں کی دستکاری مشہور ہے۔ چلمیں اور کانگڑیاں بڑی خوبصورت بنتی ہیں۔ تقریباً ۲ میل آگے جاکر "سلر" کا گاؤں آجاتا ہے۔ اس جگہ بھی ہندو بستے ہیں۔ آگے راستہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کسی قدر تنگ اور ناصاف ہے۔ ارد گرد کا قدرتی منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ تقریباً ۱½ میل کے بعد "ولرامہ" کا گاؤں آجاتا ہے۔ یہ "بگمبر بال" کے دامن میں واقع ہے جس کے اوپر سے اونتی پورہ کو راستہ جاتا ہے یہ جگہ اردگرد گنجان جنگلوں کا نظارہ عجیب دلفریب ہے تقریباً ۳ میل اور آگے جاکر "کول" کا مقام واقع ہے یہاں کل واگیشوری بھگوتی کا متبرک چشمہ ہے یاتری اس جگہ نہا دھو کر پوجا پاٹھ کر لیا کرتے ہیں کچھ ہندو بھی یہاں رہتے ہیں یہاں سے آگے تھوڑی اترائی اور چڑھائی ہے تقریباً ۱½ میل کے بعد "ویر سرن" واقع ہے۔ جہاں سے آگے بابا کھیلن کا متبرک مقام آجاتا ہے۔ یہاں وشنو بھگوان کا چشمہ ہے جس میں کئی مورتیاں بھی ہیں۔ یہ ایک عمدہ قیام گاہ ہے۔ اردگرد پہاڑوں کا دلفریب نظارہ اور اس پر دریائے لمبودری کی روانی شان گنگا کی یاد دلاتی ہے۔ یہاں کے عمدہ اور لذیذ میوے مشہور ہیں۔ اس تیرتھ کے نام کے نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ یہاں دیو رشیوں نے تپ کیا تھا۔ اور جب انکو ایشور پراپتی ہوئی تھی۔ اس وقت وشنو بھگوان کے چرن کملوں سے گنگا بہ نکلی تھی جس کی وجہ سے اس تیرتھ کو "وشنو کھیتر" بھی کہتے ہیں۔ یہاں سے چل کر لنگن بل کا مقام تقریباً ۲½ میل کے بعد آجاتا ہے لنگن بل کے قریب ہی ایک جنگل ہے۔ جو ڈنڈک بن کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں بھگوان پرشوتم شری رام چندر جی نے [illegible] بنباس کے [illegible] گزارے تھے۔ "لنگن بل" پہنچکر یاتری لوگ [illegible] ندی سے پار ہوکر پہلگام کی طرف [illegible] بھگوان یاتریوں کے ساتھ چل رہے ہیں روحانی اور [illegible] [illegible] سے آتے ہوتے ہیں۔ تھوڑی دور آگے گنیش بل کا مقام ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو یاتری بجبہاڑہ کی بجائے اونتی پورہ سے اس راستہ جانا چاہیں وہ اونتی پورہ سے ۸ میل چل کر "ترال" جا پہونچتے ہیں۔ اور پھر "گمبر بال" کے پار ہوکر "ولرامہ" پہونچتے ہیں۔ جہاں سے ایک میل اور چل کر "سلر" کی طرف سے آئے ہوئے یاتریوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

گنیش بل سے نودل

چونکہ امرناتھ جی سے واپسی پر یاتریوں کے لئے نودل کے تیرتھ پر جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یاتری جو اس تیرتھ پر جانے کے عازم ہوتے ہیں۔ اکثر لنگن بل کے ہی مقام پر عام سڑک سے علیحدہ ہوتے ہیں اور بال گمیان اور ولرامہ تک اُسی راستہ سے جاتے ہیں۔ جہاں سے بجبہاڑہ کی طرف سے یاتری آیا کرتے ہیں۔ گنیش بل سے "ولرامہ" تک تقریباً ۹ میل ہیں۔ یاتری اس روز عموماً ولرامہ ہی میں رات کو ٹھہرتے ہیں۔ اور علی الصباح اٹھکر "گمبر بال" پر چڑھنا شروع کرتے ہیں۔ یہ دو میل کی چڑھائی اور تین میل کی اُترائی ہے۔ گھاٹی کی ارتفاع ۹۱۰۰ فٹ ہے۔ چڑھائی کا راستہ صاف اور کشادہ ہے۔ اردگرد یاری کے خوشنما درخت خوب بہار دیتے ہیں۔ چوٹی ہموار زمین ہے۔ جہاں گوجر لوگ رہتے ہیں۔ اور مویشی چرتے ہیں۔ اُترائی کا راستہ کسی قدر تنگ ہے۔ گھوڑا یا آسانی بوجھ یا سوار لیکر اس گھاٹی ... میں پہنچکر تقریباً ۴ میل کے بعد ترال کا ... روٹی وغیرہ کھا کر یاتری پھر دو میل کا فاصلہ ... جا ٹھہرتے ہیں۔

...esearch Institute. Digitzed by eGangotri

جو لوگ متذکرہ صدر راستہ کی بجائے اونتی پورہ ہی سے اس تیرتھ پر آنا چاہیں، وہ بیشک ایسا کر سکتے ہیں۔ وہ راستہ تقریباً ۴ میل لمبا ہے۔ جو صاف عمدہ اور ٹانگوں کے قابل ہے۔

تیرتھ نوڈل

نودل در اصل نوڈل ہے۔ ڈل کشمیری میں جھیل کو کہتے ہیں اس جگہ نو متبرک چشمے ہیں جن میں سے آٹھ چھوٹے اور ایک بڑا ہے جس میں مورتیاں بھی ہیں۔ ان تمام چشموں کا پانی تھوڑی دور آگے جا کر ایک دوسرے کے ساتھ مِل جاتا ہے۔ اس جگہ کو "سنگم" کہتے ہیں یاتری یہاں آکر متبرک چشموں میں نہاتے ہیں۔ اور پنڈ دان کرتے ہیں یاترا میں جو پولا اور چھڑی ہمراہ ہوتی ہے۔ وہ کچھ کپڑا اور دکھشنا کے ساتھ براہمنوں کو دان دیجاتی ہے

امرناتھ جی کے یاتریوں کے لئے اس متبرک تیرتھ پر آجانا ضروری ہے۔ ورنہ کہا جاتا ہے۔ کہ یاترا کا کوئی پھل نہیں ملتا۔ گویا اس تیرتھ کے بغیر امرناتھ جی کی یاترا نامکمل ہے۔ اس روز یعنی چتھ کے دن یہاں بھاری میلہ لگتا ہے۔ حلوائیوں اور دیگر دوکانداروں کی دوکانیں [illegible] آس پاس کے دیہاتی لوگ بھی میلہ پر آجاتے ہیں [illegible] میل کا فاصلہ طے کر کے اونتی پورہ جاتے ہیں [illegible] پہونچتے ہیں۔ اونتی پورہ میں سواری [illegible] دستیاب ہو سکتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سونمرگ کا راستہ

یہ راستہ تقریباً ۶۰ میل کے لیے "بال تل" تک صاف ہے۔ اور وہاں سے آگے بوجہ ملحقہ برفانی علاقہ کے اکثر ماہ ہاڑھ ہی میں قابل عبور ہوتا ہے۔ اور ارد گرد کے پہاڑوں کے باعث اُترائی اور چڑھائی کا ہے۔ عموماً سیاح بھی اس راستہ سے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس راستہ سے یاتریوں کو لاگت نسبتاً کم آتی ہے۔ اور عرصہ بھی بہت تھوڑا لگ جاتا ہے۔ جو صرف چار یا پانچ دن میں طے کیا جاسکتا ہے۔ اس طرف سے بازاروں وغیرہ کے متعلق کوئی سرکاری انتظام نہیں ہوتا۔ اشیاء خوردنی اور باربرداری کا انتظام "گاندربل" "کنگن" اور "سونمرگ" کے پڑاؤں پر سرکاری ٹھیکہ داروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ موسم گرما میں سیاحوں کے انتظام کے لیے "سونمرگ" میں ایک داروغہ بھی تعینات رہتا ہے۔ گاڑیاں صرف ۱۶ میل کیلئے "دوہلو" تک جاسکتی ہیں "بال تل" سے آگے کافی اشیاء خوردنی اور باربرداری کا مکمل انتظام ہونا ضروری ہے اس مقام سے گھوڑا صرف ۳ میل تک جاسکتا ہے۔ اس سے آگے راستہ خطرناک ہے اس طرف کا قدرتی نظارہ پہلگام کے راستہ سے کچھ کم دلفریب نہیں۔ پانی ہر جگہ دریائے سندھ سے دستیاب ہو سکتا ہے

سرینگر سے ۵ میل کے فاصلہ پر "وچار ناگ" کا مقام ہے۔ یہاں کئی متبرک اور خوشنما چشمے ہیں۔ ہندو یاتری [illegible] رہتے ہیں اس جگہ ایک سرکاری مدرسہ اور ڈاک [illegible] نوشہرہ بھی کہتے ہیں کشمیری زبان [illegible] ڈل [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہاں بھاری میلہ لگتا ہے۔ ایک میل آگے سورہ کا گاؤں ہے
سرینگر میونسپلٹی کی حد یہاں پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس جگہ ایک چونگی کا محال
بھی ہے۔ یہاں سے بائیں طرف تھوڑی دور جھیل آنچار ہے۔ جہاں
کشتی میں سوار ہو کر آدمی دودرہامہ اور تولہ مولہ وغیرہ جا سکتا ہے۔ سورہ
سے ۱ میل آگے "بانہ چھوک" اور "گوٹل باغ" کے دیہات ملہ شاہی باغ
کا مقام آجاتا ہے۔ راستہ میں جھیل آنچار کا نظارہ قابل دید ہے
ملہ شاہی باغ میں ایک چھوٹی سی گھاٹی پہ سرکاری نیابت ہے۔ آدھ میل
آگے "بہی ہامہ" کا گاؤں ہے۔ اس جگہ شیریں پانی کا ایک چشمہ ہے۔ اور
سرکاری تجارتی محال بھی ہے۔ جہاں بلتستان، سنٹرل ایشیا اور کشمیر کے
مابین درآمد و برآمد شدہ مال کا اندراج ہوتا ہے۔ یہاں سے ایک
سڑک تولہ مولہ یعنی "کھیر بھوانی" کے مقدس تیرتھ کو جاتی ہے۔ تقریباً ۲½ میل
آگے گاندربل کا پر فضا پڑاؤ واقع ہے یہاں پولیس سٹیشن، مدرسہ، ڈاکخانہ
جنگلات کی چوکی اور موسمی تار گھر ہے۔ باربرداری کا انتظام اس جگہ بآسانی
ہو سکتا ہے۔ یہاں سے ایک سڑک دودرہامہ کے فرحت افزا مقام کو
جاتی ہے۔ موسم گرما میں سیاح لوگ آب و ہوا کی نفاست کے باعث دودرہامہ
میں قیام کرتے ہیں۔ گاندربل سے آگے دو میل کے بعد "نونر" کا گاؤں
آجاتا ہے یہاں اچھی خاصی قیام گاہ، سرکاری مدرسہ اور ڈاکخانہ ہے
[illegible] جگہ [illegible] ہیں۔ ایک میل آگے "واکلو" کا گاؤں ہے،
[illegible] بنا ہوا ہے۔ مورڈو مانگے صرف
[illegible] قریب ہی منگام کا گاؤں ہے جہاں کشمیر
[illegible] بھوانی [illegible] ہے، اس جگہ راقم مصنف کے
[illegible]
[illegible] ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈانلو سے آگے راستہ کسی قدر تنگ اور ناصاف ہے اردگرد کے گنجان درخت اور دریائے سندھ کی روانی ایک عجب کیفیت پیدا کرتی ہے۔ آگے "وسن" کا گاؤں آجاتا ہے۔ جہاں پھر نزدیک ہی "کرینگ نڈی" کا متبرک چشمہ ہے۔ لوگ اسی تیرتھ سے ہو کر ہری مکٹ گنگا کی یاترا کو جایا کرتے ہیں "وایلو" سے ۷ میل کے فاصلہ پر کنگن کا پڑاؤ آجاتا ہے۔ جہاں اشیاء ضروری اور باربرداری کا انتظام نمبردار یا سرکاری ٹھیکیدار کے ذریعہ ہو سکتا ہے قیام کے لئے ایک سرائے اور ڈاک بنگلہ بنا ہوا ہے۔ ڈاکخانہ، پولیس چوکی اور کئی دوکانیں اس جگہ موجود ہیں۔ لداخ اور بلتستان سے آئے ہوئے مسافر اور تجار یہیں سرائے میں قیام کرتے ہیں۔ دریائے سندھ کے پار تقریباً ۲۰ جریب کے فاصلہ پر موضع اکہال راقم مصنف کا موروثی چاک ہے۔ جہاں اہل ہنود مسافروں کو مکان اور روٹی مفت مل سکتی ہے کنگن سے آگے "گنڈ سرسنگھ" "ہاین" "ممبانم" اور "ٹھینو" کے دیہات سے گزر کر ۸ میل طے کرنے کے بعد "ہاری گنہ ون" کا مقام آجاتا ہے۔ یہاں دریا کے درمیان گنیش جی کی ایک بڑی مورتی ہے جسکی لوگ پوجا کرتے ہیں دراصل اس گاؤں کا نام گنیش ون ہے۔ یہاں کئی مقامی دوکاندار بھی رہتے ہیں۔ آگے "نامر" کے گاؤں کے بعد جہاں ایک عمدہ [illegible] ہے۔ سمبل بالا کا گاؤں آجاتا ہے یہاں بھی اچھی خاصی [illegible] مقام سے آگے "گنڈ" کا موضع [illegible] یہاں بھی سرکاری ٹھیکہ دار کے [illegible] انتظام ہو سکتا ہے۔ "گنڈ" [illegible] خوف کی [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گگاوں کے بعد گگن گیر کا مقام آجاتا ہے یہاں بھی گنیش جی کا چشمہ ہے۔ اس جگہ
ارتفاع تقریباً ۷۲۰۰ فٹ ہے۔ آگے راستہ پہاڑی اور کسی قدر چڑھائی کا ہے
گرد و پیش کے سبزہ زاروں اور مرگوں کا نظارہ قابل دید ہے۔ تقریباً ۴
میل کے بعد شیشہ کری کا مقام واقع ہے جہاں سے بھر دائیں طرف ایک
چڑھائی کا راستہ ڈیڑھ میل لمبا سونمرگ کے پڑاؤ کی طرف جاتا ہے۔ سونمرگ
ایک نہایت ہی روح افزا مقام ہے جہاں موسم گرما میں سینکڑوں سیاح
خصوصاً یوروپین اصحاب قیام کرتے ہیں۔ پانی ہاضم اور ذائقے میں شیریں
ہے اس جگہ عموماً بارش ہوا کرتی ہے۔ ارتفاع سطح سمندر سے ۸۶۰۰ فٹ کے
قریب ہے یہاں ڈاک خانہ۔ ڈاک بنگلہ۔ سرائے اور موسمی تار گھر ہے باربرداری
اور اشیاء خوردنی کا انتظام ٹھیکہ دار یا داروغہ صاحب کی معرفت ہو سکتا ہے
تھوڑی ہی دور پہاڑ کے دامن میں "تھج واس" کا مقام نہایت قابل دید ہے سبزہ زار
اور قسم قسم کے پھولوں کے تختے اسکی شان کو دوبالا کر رہے ہیں اس جگہ زہریلے
پودوں کے بخارات دماغ میں داخل ہونیکے باعث بیہوش کن اثر پڑنیکا احتمال ہے
سونمرگ سے ۵ میل جاکر سربل اور وہاں سے دو میل آگے جاکر "انگہ مسجد" کے
مقامات پر اچھی خاصی قیام گاہیں ہیں راستہ گو پہاڑی اور کسی قدر ناصاف ہے
تاہم گرد و پیش کے جنگلوں اور سبزہ زار ونکی وجہ سے بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے
تقریباً ۲ میل آگے بال تل کا مقام واقع ہے جہاں ایک سرائے اور آرام گاہ ہے
زوجی پاس اسی جگہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ مقام موسم سرما میں لداخ کے ساتھ خط و
کتابت کرنیکا اسٹیشن ہے زوجی نالہ کے کنارے ایک عمدہ قیام گاہ ہے اسجگہ سے ایک پہاڑی راستہ
"تلیل" کے علاقہ کو جاتا ہے بال تل سے تقریباً ۲ میل تک راستہ کسی قدر صاف ہے جو گھوڑے پر
طے کیا جا سکتا ہے مگر آگے راستہ پہاڑوں کے دامن میں سے ہوتا ہوا نا صاف اور تنگ ہے کہیں کہیں
برف ... جسکے نیچے پانی بہتا رہتا ہے راستہ چلا گیا ہے کچھ کچھ اترائی اور چڑھائی بھی ہے
ہے ... راستہ چلا جاتا ہے ہر طرف برف ہی برف نظر آتی ہے
میل ... سندہ اور امرناتھ کی ... کا اتصال ہوتا ہے یاتری
... کے گپھا تک راستہ تنگ ناہموار اور اترائی چڑھائی
... پنجترنی کیطرف کا راستہ بھی ملجاتا ہے
... کی طرف ... گپھا پر پہنچ جاتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute...

پنڈت لچھمی ناتھ کول۔ ساکن لاہور
نے مشہور عالم پریس لاہور میں باہتمام
میاں احمد دین پرنٹر کے چھپوایا۔

Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri